SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 2, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَٰهُمْ
لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ
مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ
مَن تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ ٱلَّيْلَ
فِى ٱلنَّهَارِ وَتُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

[ترجمہ: ان کی تراشی ہوئی باتوں نے سو ان کا کیا حال ہوگا جب کہ ہم ان کو اس تاریخ میں جمع کر لیں گے جس میں ذرا شبہہ نہیں اور پورا پورا بدلہ مل جائے گا ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا تھا اور ان شخصوں پر ظلم نہ کیا جائے گا آپ یوں کہیے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے آپ ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی بلاشبہ آپ ہر چیز

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 2, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَٰهُمْ
لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ قُلِ ٱللَّهُمَّ مَٰلِكَ ٱلْمُلْكِ تُؤْتِى ٱلْمُلْكَ
مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ
مَن تَشَآءُ بِيَدِكَ ٱلْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ ٱلَّيْلَ
فِى ٱلنَّهَارِ وَتُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَتُخْرِجُ ٱلْحَىَّ مِنَ ٱلْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ ٱلْمَيِّتَ مِنَ ٱلْحَىِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

[ترجمہ: ان کی تراشی ہوئی باتوں نے سو ان کا کیا حال ہو گا جب کہ ہم ان کو اس تاریخ میں جمع کر لیں گے جس میں ذرا شبہہ نہیں اور پورا پورا بدلہ مل جائے گا ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا تھا اور ان شخصوں پر ظلم نہ کیا جائے گا آپ یوں کہیے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے آپ ملک جس کو چاہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی بلاشبہ آپ ہر چیز

پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں آپ رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کر دیتے ہیں اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکال لیتے ہیں اور بے جان چیز کو جاندار سے نکال لیتے ہیں اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے شمار رزق عطا فرماتے ہیں]۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب چیئرمین: جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی: پوائنٹ آف آرڈر' جناب والا میں ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں آج تمام اخبارات میں bamer headline پر ایک خبر ہے جس کے مطابق چیف جسٹس سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ تمام تعلیمی اداروں میں حلف نامے کے بغیر کسی طالب علم کو داخلے کی اجازت نہ دی جائے۔ خدا کرے کہ ایسا نہ ہو۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس قدر خطرناک فیصلہ ہے جس سے پاکستان میں اشتعال انگیزی کو provobel کرنے کے مسائل کو سامنے لایا جا رہا ہے۔ اگر طلباء برادری نے اس پر react کیا جیسے کہ آپ خود طالب علم رہے ہیں اس زمانے کی بھی بات ہے یونیورسٹی قوانین آرڈیننس اور اس قسم کے جو لاز ہیں اگر آج یہ implement ہوئے تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے اندر اس سے زیادہ خطرناک نتائج نہیں ہوں گے اور میں حیران ہوں ایسا لگتا ہے شاید اس میں کسی کا ہاتھ ہو تاکہ اس قسم کی اس ملک میں ایک situation creat ہو جس سے لوگوں کو جواز ملے اور وہ پھر react کریں۔ میں جناب والا یہی کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا بہر حال آپ نے ذکر کیا ہے مناسب تو یہی ہے کہ سپریم کورٹ باقاعدہ ایک جوڈیشل کارروائی کر رہی ہے اور اگر کوئی ایسا

نقطہء نظر ہے تو سپریم کورٹ کے سامنے پیش کیا جائے۔ تو زیادہ مناسب ہوگا کیونکہ انہوں نے ایک Judicial proceeding میں یہ بات کی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا قوانین میں جو.....

جناب چیئرمین: بہر حال یہ چیز وہیں پیش کی جائے تو بہتر ہے دیکھیں ہمیں اس وقت تفصیل نہیں پتہ ہے انہوں نے کس بنیاد پر یا کس قانون کا سہارا لے کر یہ فیصلہ کیا ہے تو مناسب یہی ہے کہ وہیں پر اس مسئلے کو اٹھایا جائے۔ آپ کی نمائندگی بھی ہو سکتی ہے میرے خیال میں بلوچستان کے کوئی وکیل بھی پیش ہوئے ہیں۔ لیکن مناسب کارروائی ہوئی ہوگی۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ اور میرا خیال ہے بغیر تفصیلات کے مناسب بھی نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: یہ آئین کی خلاف ورزی ہے fundamental right کے خلاف ہے۔

جناب چیئرمین: ہمارے پاس کوئی تفصیل موجود نہیں ہے کہ جس طرح فیصلہ ہوا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس کوئی تفصیل نہیں ہے کہ فیصلے کی کیا وجوہات ہیں کس بنیاد پر دیا گیا ہے اس کے کیا ہیں implications We have no details at all لہذا سپریم کورٹ کے فیصلے کو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر کے حوالے سے.........

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! میں سمجھتا ہوں اس سے زیادہ.....

جناب چیئرمین: بہر حال آپ نے نکتہ اٹھا دیا ہے لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب منظور احمد گچکی: یہ طلباء کے حقوق پر ڈاکہ ہے........

جناب چیئرمین: آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ نکتہ اٹھادیا ہے یہ پوائنٹ۔ آف آرڈر نہیں بنتا بہر حال آپ نے ایک ذکر کیا ہے تو میں یہی کہوں گا کہ یہ مناسب نہیں ہو گا اسے سپریم کورٹ میں لے جائیں۔

جناب مظور احمد گچکی: نیوز میں یہ ہے کہ مزدوروں پر بھی پابندی لگادی جائے کل کو یہ بھی کہا جائے گا ہم پر بھی پابندی لگادی جائے کہ ہم سیاست نہ کریں۔ یہ تو نہیں ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: بہر حال جب تفصیلات آئے گی پھر اس وقت دیکھیں گے۔

جناب شہزاد گل: ایک گزارش کروں گا سپریم کورٹ نے ہدایات دی ہیں کہ داخلے بند کر دیئے جائیں اور ان سے انڈر ٹیکنگ لیا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے تو ہے۔

جناب شہزاد گل: میری گزارش ہے کہ قانون سازی کا اختیار پارلیمنٹ کا ہے وہ گورنمنٹ کو پارلیمنٹ کو یہ ہدایات کر سکتی ہے وہ اس قسم کی قانون سازی کا مشورہ دے سکتی ہے ہدایات دے سکتی ہے جس طرح شریعت.....

جناب چیئرمین: دیکھیں آپ بہت اہم مسئلے کو اٹھا رہے ہیں اس کی تفصیل نہ تو میرے پاس ہے نہ آپ کے پاس۔ ایک اخبار میں آیا ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے اس کی وجوہات بھی نہیں پتہ کہ reasoning کیا ہے کوئی پتہ نہیں ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں بنتا۔ آپ جانتے ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر کی پہلی شرط یہ ہوتی ہے۔ It should relate to proceedings before the House at the moment. You are raising a point of order during questions hour and you are taking away the time of all entire the members of the House who would like to a deal with the Questions Hour. کیونکہ ان کا گھنٹہ تو ختم ہو رہا ہے۔ تو مہربانی

کر کے اس مسئلے کو اس وقت اٹھائیں جب آپ کے پاس تفصیلات آ جائیں آپ کو پتہ ہو کہ فیصلہ ہے اور جو مناسب طریقہ ہے اس سے اس کو اٹھایا جائے وہ سپریم کورٹ میں ہے یا جو بھی ہے اس کے مطابق کریں۔ کوئسچن۔۱۱

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسی کو میں کال atttention کے حوالے سے۔

جناب چیئرمین: یحییٰ بختیار صاحب آ گئے ہیں ان سے صلاح مشورہ کر کے جو مناسب طریقہ ہو ایسا کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: قانون سازی کا اختیار پارلیمنٹ کو ہے۔

جناب چیئرمین: یحییٰ بختیار صاحب سے صلاح کر کے اس کو اسی طریقے سے اٹھائیں پارلیمنٹری کارروائی کے مطابق ہو۔ اس وقت نہ point of order بنتا ہے نہ میں allow کرتا ہوں۔ کوئسچن نمبر ۱۱۳ ڈاکٹر ریحان صاحب۔

QUESTIONS AND ANSWERS

113. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Communications be pleased to state when the construction of the Dual Carriage-way on the National Highway from Nowshera to Rawalpindi would start?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : The work on dualization of Rawalpindi-Nowshera section of the National Highway N-5 is expected to start during 1992-93.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری

ڈاکٹر محمد ریحان: جیسے وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ نوشہرہ تا راولپنڈی دو رویہ کیرج وے کا کام اسی سال شروع ہو جائے گا۔ کیا اس کا مطلب ہم یہ لیں کہ گورنمنٹ کالا باغ ڈیم نہیں بنا رہی کیونکہ اس کو بنانا ہے تو dual کیرج وے ایک قسم کا waste ہو جائے

گا۔اس کا مطلب ہم یہی سمجھیں کہ گورنمنٹ نے پکا فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کالا باغ ڈیم نہیں بنا رہی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا اوّل تو duelization سے کالا باغ یا کسی اور ڈیم کا کوئی تعلق نہیں۔یہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ سوال کیسے ان کے ذہن میں اٹھا یہ پوچھا گیا کہ یہ ہائی وے کب شروع ہو گا تو اس ضمن میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ نیشنل ہائی وے کونسل نوشہرہ سے چیلاٹ تک dualization منظور کر چکی ہے اور اس کی ڈیزائننگ وغیرہ ہو چکی ہے اس میں دیر اس لئے ہوئی کہ دو تین پارٹیز کی طرف سے 100% self financing کی آفرز آئی ہیں ان کو Consider کیا جارہا ہے۔اگر ان سے بات طے ہو جاتی ہے تو پھر یہ self financing میں ہو گا۔ان سے بات طے نہیں ہوتی تو پھر پبلک سیکٹر میں اس کو شروع کیا جائے گا یہ delay چند ہفتوں کی آئی ہے تو اس کی وجوہات یہ ہیں۔جہاں تک اس کے اس سپلیمنٹری کا تعلق ہے یہ کہیں کالا باغ ڈیم کی وجہ سے تو نہیں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں۔اوّل تو یہ مجھے convince کریں کہ کالا باغ سے اس کا کیا تعلق بنتا ہے۔اگر وہ سوال آجائے تو میں اس کا جواب دے دوں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: وہ سڑک جو ہے اس کا مقصد فوت ہو جائیگا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! میں اس بحث میں پڑنا تو نہیں چاہتا لیکن جہاں سے ہائی وے گزر رہا ہے اس کے contour کی hight کچھ ایسی ہے اگر ۱۹۲۹ء کا سیلاب بھی آجائے تو وہاں تک پانی نہیں آسکتا۔

جناب چیئرمین: شکریہ عبداللہ شاہ صاحب۔

Syed Abdullah Shah : Sir, it is not a supplementary. I want to draw your attention that I had given a short notice question a day before. I want to know about that. .

جناب چیئرمین: اس قسم کی چیز کے لئے آپ چیمبر میں بات کر لیجیئے گا۔ because I have no idea. وہ شارٹ نوٹس کہاں گیا۔ نہ میں نے consider کیا If you have any problem of such nature please discuss that in my chamber because here I have no information. Yes, Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider : Sir, will the honourable Minister confirm and clarify if he is continuing to pursue the proposal for building at the Kalabagh Dam.

Mr. Chairman : What has that got to do with the National Highways?

Syed Iqbal Haider : Sir, it has direct connection with...

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Sir, this is not relevant. It has nothing to do with the communication.

Syed Iqbal Haider : No Sir, it has direct connection...

Mr. Chairman : What is the connection between National Highway and Kalabagh?

Syed Iqbal Haider : Sir it has the connection because of the simple reasons that my friend Dr. Khan has expressed his apprehensions.

جناب چیئرمین: وہ کیا شعر ہے فصیح صاحب۔

باغ میں مگس کو جانے نہ دیجیو

ناحق خون پروانے کا ہو گا۔

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Sir, if you allow me the honourable Senator is trying to embarrass me.

Mr. Chairman : No, no, please do not get embarrass, we will not allow...

(interruption)

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جی، میں اقبال حیدر کو سلام کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر ۱۱۴، ڈاکٹر محمد ریحان صاحب،

114. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that enquiry No. 17 of Telephone Exchange Nowshera remains unattended on every Friday between 12.30 hours to 14.00 hours, if so, its reasons?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : No.

Nowshera Telephone Exchange enquiry 17 works round the clock including Friday.

ڈاکٹر محمد ریحان: اس کا اصل تعلق تو اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے ہے یہ صرف اس حد تک محدود نہیں ہے کہ جمعہ کو چھٹی کے دوران یا نماز کے وقفہ کے دوران ٹیلیفون ایکسچینجز میں ۱۷ یا ۱۸ پر بیٹھے ہوئے اپریٹر فون نہیں اٹھاتے بلکہ عجیب صورت حال ہے وہ ایسے ہے کہ جو بھی ایمر جنسی سروسز ہیں اس میں نہ صرف ٹیلیفون بلکہ چاہے بجلی کا آفس ہو، فائر بریگیڈ ہو، پولیس اسٹیشن ہو، کبھی ایسے اوقات میں جو کہ عبادت کے اوقات ہوتے ہیں اس دوران میں اگر متعلقہ شخص کے بارے میں پوچھا جائے تو کہا جاتا ہے کہ وہ نہیں ہے۔ کیوں نہیں ہے جی، تو جواب ملتا ہے کہ وہ عبادت کے لئے گیا ہوا ہے۔ بے شک عبادت ہم سب پر لازم ہے فرض ہے۔ لیکن فرض کو نبھانا بھی ایک ضروری امر ہے اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ گورنمنٹ اس معاملے میں clarification کرے کہ کیا ان اوقات میں مکمل چھٹی ہوگی یا نہیں۔ تاکہ کسی کو اس بات کا احساس نہ ہو کہ میں نے شکایت کی ہے اور وہاں مجھے متعلقہ شخص نہیں ملا، کوئی بیٹھا ہے یا کوئی نہیں بیٹھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان اوقات کے لئے غیر مسلموں کو بھرتی کیا جائے تاکہ لوگوں کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب، ویسے تو یہ جتنے بھی ایمر جنسی نمبرز ہیں یہ راؤنڈ دی کلاک کام کرتے رہتے ہیں جیسے ۱۷۔ ۱۰۹۔ ۱۸ لیکن کبھی کبھار ایسے ہو سکتا ہے،

جیسے کہ انہوں نے خود ہی فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن آدھ گھنٹہ نماز کے لئے اپریٹر چھٹی کر لیتے ہیں اگر وہ ایسا کر لیتے ہیں تو میرے خیال میں کوئی حرج نہیں ہے 'اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے اور آدھ گھنٹہ کے دوران اگر آپ کو کوئی معلومات حاصل نہ ہو تو کوئی زیادہ طوفان نہیں آئے گا۔ آدھے گھنٹے کے بعد معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب چیئرمین 'میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا پورے پاکستان کے انکوائری نمبر ۱۷ بند کئے جا چکے ہیں بشمول ایک این اے ہوسٹل کے کیونکہ جواب کوئی نہیں ملتا۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا 'جہاں تک ایم این اے ہوسٹل کا تعلق ہے ' اس ایکسچینج کو پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اوپریٹ نہیں کرتا بلکہ سی ڈی اے اوپریٹ کرتا ہے۔ جہاں تک عام ۱۷ کا تعلق ہے 'یقیناً ان کی شکایت بجا ہے اور مجھے بھی یہ تلخ تجربہ ہوا ہے کہ میں نے کئی منٹ تک ۱۷ پر ڈائل کیا ہے اور مجھے جواب نہیں ملا لیکن اب تکلیف کو rectify کیا جا رہا ہے۔ اب ۱۷ کو کمپوٹرائزاڈ کیا جا رہا ہے تاکہ صارفین کو تکلیف نہ ہو اور Computerized system پر ان کو جواب مل سکے۔

جناب چیئرمین: Computerized کیا مشین جواب دے گی۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جی 'جناب۔

جناب چیئرمین: تو پھر یہ نماز کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

Syed Iqbal Haider : The 'No response' from 17, 18 and Local Trunk Call is not the question of Friday afternoon. It is the difficulty that we faced in Karachi in the evening at 9 after even Maghrab and Ishaa prayer, for that there is no justification, I want to ask from the honourable Minister what steps or checks do you have? Have you adopted to ensure that the operators do discharge their duties in an honest manner, because there is just no response Sir. You keep on trying and nobody picks up the telephone whether it is 18 or 17 or booking.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Sir, I personally carryout surprise checks and it must be in your knowledge and the knowledge of the honourable Senator, must have been going through papers, I keep on suspending people wherever I go and find someone missing on these numbers. I personally keep a check on it and I have given a clear directive that in all offices concerned specially in the big exchanges duty officer Assistant Engineer is there, to look after the shift, and make sure that the operators who are on 109 18 and 17 do perform their duties properly.

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۱۱۵ ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

115. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether it is a fact that an amount of $ 4,000 per head announced by the Gulf Commission for Kuwait it has not been paid to the affectees, if so, its reasons?

Mr. Ijaz-ul-Haq : So far the Government of Pakistan has not received any compensation for payment to the Gulf war affectees as the United Nations Compensation Commission (UNCC) have yet to raise funds for payment of such claims.

No uniform rate of compensation has been announced by UNCC. Details of different categories of claims established by the Commission may be seen at Annexure-I.

Annexure-I

Six different categories of claims have been established by the UNCC, which include the following :

Category A.-Claims for forced departure from Iraq or Kuwait are included in this category. Rates of compensation are US $ 2,500 for individual claimant and maximum of US $ 5,000 per family. In addition, a lump-sum payment of US $ 4,000 per person or US $ 8,000 per family is offered under this category if the claimant(s) declares not to make any claim under any of the other categories.

Category B.-Claims for serious personal injury or death can be lodged under this category. A fixed lump-sum payment of US $

2,500 for indicial claimants and a maximum of US $ 10,000 for a family lodging the claim are available. Additional claims can be made under any of the other subsequent categories, if necessary, though claim under this category can still be lodged for US $ 2,500 as interim relief.

Category C.-Individual claims for damages up to US $ 100,000 can be filed under this category. The category includes a number of circumstances, including those covered under categories 'A' and 'B' and mental pain and anguish resulting directly from the Iraqi invasion and occupation of Kuwait.

Category D.-Individual claims exceeding US $ 100,000 could be lodged under this category, for types of losses covered under categories 'B' and 'C'. Individual claims not covered by the earlier two categories could also be lodged under this category.

Category E.-Under this category, private legal entities and public sector enterprises would be able to lodge claims for compensation for relief provided to others (e.g. employees, under contractual obligations).

Category F.-Claims for losses suffered and costs incurred by governments in evacuating its nationals from Iraq and Kuwait could be filed under this category.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال۔

(سوال نمبر ۱۱۶ سید فصیح اقبال۔

116. ***Syed Faseih Iqbal** : Will the Minister for Communications be pleased to state the number of employees working in PNSC in grade-16 and above with province-wise breakup?

Mr. Mohammad Azam Khan Hoti : The required information is enclosed as Annexure I and II respectively for Ashore Establishment and Afloat Officers.

Annexure-I

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPORATION
(ASHORE ESTABLISHMENT)

PROVINCE-WISE BREAK OF OFFICERS WORKING IN PNSC IN GRADE-16 AND ABOVE OR EQUIVALENT

	Total No. of Officers	Punjab	Sind (Urban)	Sind (Rural)	N.W.F.P.	Balu-chistan	FATA	Azad Kashmir
Junior Executive	243	36	175	10	10	1	1	1
Asstt. Manager	61	7	47	5	-	2	-	-
Deputy Manager	58	10	38	8	1	1	-	-
Manager	23	6	14	3	-	-	-	-
General Manager	9	-	8	-	1	-	-	-
	394	59	282	35	12	4	1	1

Note : PNSC has its own scales which are different from Government scales. The Information about its officers is detailed above.

Annexure-II

PAKISTAN NATIONAL SHIPPING CORPORATION
(ASHORE ESTABLISHMENT)

AFLOAT OFFICERS
AS ON 7-6-1992

Grade	Total No. of Officers	Punjab	Sind (Urban)	Sind (Rural)	N.W.F.P.	Balu-chistan	FATA	Azad Kashmir
Masters/Chief Engrs.	90	33	47	1	7	2	-	-
Chief Officers/2nd Engineers	109	48	48	4	8	1	-	-
2nd Officer/Radio Officer/3rd Engr./ El. Engr. and Medical Officer	204	80	90	10	17	6	1	-
3rd. Officer/Purser/ 5th and 4th Engrs/ Fridge Engr.	226	100	70	18	28	5	-	5
	629	261	255	33	60	14	1	5

Note : PNSC has its own scales which are different from Government scales. The Information about its officers is detailed above.

سید فصیح اقبال: ویسے تو پوری تفصیل موجود ہے لیکن اس میں بلوچستان کا کوٹہ نہیں ہے، فاٹا کا نہیں ہے اور آزاد کشمیر کا نہیں ہے۔ یہ چونکہ coastal area ہے اس لئے بلوچستان کو ۳ء۵ سے بھی زیادہ ملنا چاہئیے کیونکہ سارا سمندری راستہ جو ہے بلوچستان سے تعلق رکھتا ہے اس لئے این ایف سی یا ایسے ادارے جس علاقے میں ہوتے ہیں وہیں سے چھوٹے ملازمین لوکل ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت کئے جاتے ہیں اور اس میں کوٹہ بھی لاگو نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود آفشلز کی جو لسٹ آئی ہے اس میں بلوچستان کا حصہ ایک فیصد بھی نہیں ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اس کا مناسب جواب دیں اور اس کے متعلق کوئی یقین دھانی کرائیں کیونکہ یہ سوال بار بار اٹھتا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! ان کے خدشات صحیح ہیں لیکن میں وضاحت کر دوں کہ یہ کیوں ہوا، ویسے تو جتنی بھی گورنمنٹ آرگنائزیشنز ہیں ریکروٹمنٹ کے وقت پرونشل / ریجنل کوٹہ کا خیال رکھتی ہیں لیکن جناب والا، پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن جب ۱۹۷۴ء میں نیشنلائز ہوا تو اس وقت کئی ایک کمپنیز تھیں جن کو یک جا کر کے پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن بنائی گئی جس میں کریسنٹ تھے، ایسٹ / ویسٹ تھا۔ محمدی سٹیم کارپوریشن، شپنگ کمپنیز، چٹاگانگ کمپنی تھی، وہ پرائیویٹ کمپنیز تھیں اور ان پر یہ قانون لاگو نہیں تھا۔ پاکستان شپنگ کارپوریشن کو یہ ملازمین وراثت میں ملے اور پھر وہی سسٹم چلتا رہا حالانکہ ۱۹۸۷ء کے بعد پی این ایس سی میں recruitments ہوئیں، اگر اس کے بعد کہیں پی این ایس سی میں توسیع ہوگی اور recruitment ہوگی تو ریجنل کوٹہ کا خیال رکھا جائے گا۔

Syed Abdullah Shah : Sir, I think the honourable Minister is not right. After 1974, 18 years have passed and as yet they have not been able to restore the quotas of the respective regions, can be please explain. 18 years is a long period.

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! میں نے جیسے گزارش کی کہ وہ کمپنیز ہمیں وراثت میں ملی تھیں اور جب پی این ایس سی بنا اس وقت جہازوں کی تعداد ۷۰ تھی، یہ تمام

کمپنیوں کو نیشنلائز کرنے کے بعد کی تعداد ہے۔ جو بعد میں گھٹتے گھٹتے ۲۲ جہاز ہو گئے ہیں' باقی سکریپ ہو گئے اور پی این ایس سی مسلسل خسارے میں جاتا رہا ماسوائے اس سال کے' اس سال پی این ایس سی نے منافع حاصل کیا ہے تو Recruitments تو تب ہوتی ہیں جب کسی آرگنائزیشن میں توسیع ہو لیکن جب اس میں کمی آ رہی تھی تو recruitments کیسے ہوتیں جیسے کہ میں نے گزارش کی ہے کہ ۱۹۸۷ء سے رکروٹمنٹ ہی نہیں ہوئی ہیں جب اس میں توسیع ہو گی اور نئی بھرتی ہو گی تو ریجنل کوٹے کا خیال رکھا جائے گا۔

Syed Abdullah Shah : Sir, will the honourable Minister given an undertaking,that if new recruitment takes place, then this extra ordinary employment of Urban area of Sind will restricted.

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Sir, there is no question of my giving undertaking, the Constitution is there. It gives full protection to the regions. The law is there, Sir.

جناب چیئر مین: اگلا سوال نمبر ۱۱۷۔

117.***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Law and Justice be pleased to state the total number of sanctioned posts of judges in the Supreme Court and all the four High Courts in the country indicating also the number of judges working in each court?

Ch. Abdul Ghafoor : The position is as follows :-

Name of the Court	Total No. of sanctioned posts of Judges including Chief Justice	Total No. of Judges position
Supreme Court of Pakistan	16 (to Ad hoc Members Shariat Appellate Bench)	14
Lahore High Court, Lahore	50	30
High Court of Sind, Karachi.	28	21

Name of the Court	Total No. of sanctioned posts of Judges including Chief Justice	Total No. of Judges position
Peshawar High Court, Peshawar.	15	11
High Court of Baluchistan, Quetta.	6	3

سید فصیح اقبال: جناب والا! میں نے ججوں کی پوزیشن معلوم کی تھی کہ کتنی sanctioned posts ہیں اور کتنے اس وقت jobs پر ہیں۔ اس چارٹ کے مطابق جو انہوں نے دیا ہے' صرف بلوچستان میں ہی تین ججوں کی کمی ہے یعنی ۵۰ فیصد کمی ہے۔ یعنی عجیب اتفاق ہے کہ جب کوئی کوٹہ کا مسئلہ ہوتا ہے تو اس میں یہی ہوتا ہے اول تو ہمارا کوٹہ پہلے ہی نہ ہونے کے برابر ہے' آٹے میں نمک کے برابر ہے لیکن سروسز میں یہ کوٹہ بھی پورا نہیں ہوتا ہے۔ ایسے امور کے متعلق ہمارے لوگ بڑے پریشان ہیں آخر کیا وجہ ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ ایسے فیصلے کرتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ فیڈرل لیول پر جج پورے ہیں سپریم کورٹ میں دو ججز زائد ہیں۔ لیکن جب بلوچستان کی ہائی کورٹ کا دیکھیں تو چھ ہیں۔ لیکن اگر sanctioned ہیں تو چھ کے چھ ہونے چاہیں یہ تین اور دو دو سال سے پڑے ہوئے ہیں۔ ایسا تو نہیں ہے کہ یہ تقرریاں کسی خاص ترکیب کے ساتھ ہوتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم قانون سازوں کو پتہ ہے کہ ان کی تقرری کا ایک سیدھا سادہ طریقہ ہے اُس کے تحت ہوتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ یہ جو خالی جگہیں ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ اتنی وہاں اپیلیں پڑی ہوئی ہیں کتنے لوگ وہاں پریشان ہیں۔

جناب چیئرمین: سب سے کم Pendinty ہے بلوچستان کی؟

فصیح اقبال: تو پھر آپ ججوں کو ہی نہ رکھیں۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری عبدالغفور صاحب۔

Ch. Abdul Ghafoor : As you know Sir that the vacancies are filled on the requisition of the respective Chief Justice of the High Court by the President. After consulting the Chief Justice and the Governor of the Province and I must make it clear that in case of Balochistan there is no requisition additional requisition for from the High Court of Balochistan uptil move. No requisition has come from Balochistan High Court. So far as others are concerned Sir, in the Supreme Court, there are two vacancies and the summary is under process. Sir, for the remaining two vacancies and Lahore High Court Sir, for the remaining posts the summary is under process and at the last stage Sir and the Karachi High Court Sir since out of the seven, six judges have been appointed on 22nd of March 1992 and there is no further requisition from the Sind High Court and the same is the case with Peshawar High Court, three judges were appointed out of the four vacancies on 28-9-91 and there is no further requisition from the Peshawar High Court and I must make it clear Sir that these are filled and so far as the vacancies of the Balochistan are concerned in the Balochistan High Court 258 cases are pending on. So, I think they might not have requisitioned for the judges.

جناب چیئرمین: جی فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جی جیسے ہمارے وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ مطالبہ' میرا خیال ہے کہ جو نام وہاں سے آتے ہیں وہ یہاں approved ہو نہیں پاتے۔ جو مجھے معلوم ہے کیونکہ یہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ وہاں کسی کو پتہ نہیں۔ جو نام وہاں سے آتے ہیں وہ یہاں منظور نہیں ہوتے۔ یہ چاہتے ہیں کوئی دوسرے نام دیئے جائیں اسی وجہ سے کوئی ڈیڑھ دو سال سے یہی معاملہ چل رہا ہے.......

جناب چیئرمین: نہیں وہ کہتے ہیں کہ اس وقت تک ہے نہیں۔

سید فصیح اقبال: نہیں صاحب وہ نام انہوں نے واپس کر دیئے ہیں انہوں نے پسند نہیں کیئے ناں۔

Ch. Abdul Ghafoor : Sir, so far as my knowledge goes there is no such practice; before me when I took over, if anything has

happened I do not know but so long I am here Sir, no requisition was from Balochistan High Court and we have not turned any request from the Balochistan High Court.

Mr. Chairman : Right. Yes Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider : Sir, the honourable Minister has made a statement that there are 27 judges in the High Court of Sind.

Mr. Chairman : 27 are sanctioned.

Syed Iqbal Haider : No, 28 is the sanctioned list and the honourable Minister just made a statement that the total number was 21, 6 more judges have been recently appointed.

جناب چیئرمین: کیوں جی ۲۷ ہیں آپ کے خیال میں ۲۱ ہیں ہونگے۔

چوہدری عبدالغفور: نہیں جناب ۲۱ ہیں ورکنگ یہ میں نے last بتائے ہیں۔

(interruption)

سیداقبال حیدر: ہیں تو اکیس ناں ' ستائیس تو نہیں ہیں ناں۔

جناب چیئرمین: ۲۷ کی جگہ بھی آپ کے پاس نہیں ہوگی۔

سیداقبال حیدر: ۲۷ کے لئے جگہ ابھی ہے بہت نئی بلڈنگ بن گئی ہے۔

(interruption)

Syed Iqbal Haider : What we have always observed Sir, that all the High Courts have been functioning with less than the sanctioned posts and it causes serious problem. On the one hand they are creating new courts, on the other hand they do not supply adequate number of Judges in our own High Courts and this is what my complaint is and I would like the honourable Minister to answer that why this double standard that you do find judges to be made in the Special courts but you do not find Judges before the High Courts and High courts are always functioning with deficiency and short of, not only judges also other ancillary assisting staff and since when Sir, these vacancies are lying would the honourable Minister express his comments, on this strategy?

Mr. Chairman : Yes honourable Minister.

چوہدری عبدالغفور: جناب میں نے بڑا کلیئر کر دیا ہے کہ very recently ۲۲ مارچ ۱۹۹۲ء کو چھ ججز appoint ہوئے ہیں جس کی لسٹ ہمارے پاس کراچی ہائی کورٹ سے آئی ہے۔

جناب چیئرمین: پھر اس کے بعد نہیں آئی۔

(مداخلت)

چوہدری عبدالغفور: اور وہ چھ ججز جو appoint ہوئے ہیں اس کے بعد further process کے لئے چیف جسٹس صاحب مزید recommend کریں گے اور اس پر ہم فوری طور پر کارروائی کریں گے اور جس وقت بھی مزید ان کی ڈیمانڈ آئی فوری طور پر ان کو fulfil کریں گے۔

Mr. Chairman : In fact of all the High Courts سندھ کی ہائی کورٹ کی حالت بہتر یعنی ۲۸ میں سے ۲۱ کام کر رہے ہیں۔

(قطع کلام)

جناب چیئرمین: any how' اگلا سوال نمبر ۱۱۸۔

118. ***Syed Faseih Iqbal :** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the names, Educational qualifications, date of retirement of the Principals of Islamabad Model Institutions, indicating also the names of those Principals who have been re-employed after attaining superannuation;

(b) whether it is also a fact that extension/re-employment of those Principals retiring in near future is being considered; if so, their names and period of extension/re-employment with reasons separately in each case; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to allow "Four tiers formula" to the employees of Islamabad Model Institutions, if so when?

Syed Fakhar Imam : (a) Details are at Annex 'A'.

(b) Yes. The cases of extension in service of Mrs. A. K. Rizvi (1 year) Principal IMCG, F-6/2, Islamabad, Mrs. H. N. Pirzada, Principal, (3 years) ICG, F-6/2, Islamabad and Mrs. F. H. Noor, Principal (1 year) IMCG, F-7/4, Islamabad have since been sent to Establishment Division for approval of the Prime Minister.

Extension in service of the Principals were/is required with an aim that the colleges may benefit from their services in improving the standard of education and in the related activities, useful for the students on the basis of their teachers and as administrators for furthering the cause of quality education in the institution.

(c) Yes. The Finance Division has since approved the proposal in principle.

Annex-A

(I) NAMES, EDUCATIONAL QUALIFICATIONS, DATE OF RETIREMENT:

S. No.	Name	Qualification	Date of Retirement	Date of Re-employment
1.	Mrs. F. H. Noor	M.A/M.Ed	07-10-1991	From 8-10-1991 to 7-10-1992 for one year. Further extension in re-employment for one year has been taken up.
2.	Ch. Irshad M. Khan	M.A./M.Ed	27-02-1992	From 28-2-1992 to 27-2-1993 for one year.
3.	Mr. Shahid Shamsi	M.A./M.Ed	09-06-1997	-
4.	Mrs. H. N. Pirzada	M.A./M.Ed	07-11-1992	The case for extension in service for 03 years has been sent to the Prime Minister through Establishment Division.

S. No.	Name	Qualification	Date of Retirement	Date of Re-employment
5.	Mrs. A. K. Rizvi	M.A./M.Ed	30-06-1992	The case for extension in service for 01 year has been sent to the Prime Minister through Establishment Division.
6.	Mrs. Shamim Hamyun	M.A./M.Sc B.Ed	25-06-2005	-
7.	Mrs. Rafique Malik (Current Charge)	M.A./M.Ed	31-04-2006	-
8.	Mr. M. Subhanullah (Current Charge)	M.A./M.Ed	30-06-1999	-

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

سید فصیح اقبال: جناب مجھے وزیر تعلیم سے بالکل اتفاق ہے کہ تعلیم کے سلسلے میں ریٹائرڈ لوگوں کے تجربات سے فائدہ اٹھارہے ہیں لیکن کیا یہ اصول صرف پرنسپل صاحبان کے لئے وضع کیا ہے یا اس میں ٹیچرز' P.H.D's بھی ہیں۔ کہا یہ جارہاہے کہ اس میں جو لوگ قریب ہیں وہ اپنی extension کرالیتے ہیں گویہ ضروری ہے کہ تعلیمی اداروں میں تجربہ کار لوگوں کو extension دی جائے لیکن کچھ ایسے ٹیچرز اور لیکچرز ایسے ہیں جن کے cases ان پرنسپل کے ذریعے اوپر آ نہیں پاتے تو وزیر صاحب بتائیں کہ پالیسی یکساں کیوں نہیں ہے۔

سید فخر امام: جناب چیئرمین! جہاں تک یہ سوال تھا اس کا جواب ہم نے دے دیا پرنسپل کی حد تک' ٹیچرز کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے کہ کوئی pending cases ہوں جیسے میرے ساتھی نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کچھ پرنسپل نے خاص طور پر اپنے ماڈل سکولز کو سکول شروع کیا پھر انٹر کالج تک لے گئے اور پھر ڈگری اور پوسٹ کالج تک لے گئے اور ان کے تجربے سے ہم فائدہ حاصل کر کے سکولز میں ان کی توسیع کیلئے اسی لئے تجاویز پیش کیں۔

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید</u>: جناب چیئرمین! میں وزیر تعلیم صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ آخر extension دی کیوں جاتی ہے قحط الرجال ہے ان سے بہتر آدمی ہیں ان کے برابر آدمی ہیں اور ان سے بہت بہتر بھی ہیں پھر کیوں extension دی جاتی ہے ان کو ریٹائر کرو اور دوسروں کو موقع دیجیئے ان کو بھی تجربہ ہو جائے گا۔

<u>سید فخر امام</u>: جناب معزز سینٹر سے میں گزارش کروں گا کہ یہ value judgement ہوتی ہے کہ کون بہتر ہے اور کون نہیں۔ ہو سکتا ہے ان کی نظر میں بہت بہتر لوگ ہوں وہ مجھ کو list فراہم کریں اور جو سلیکشن کا ہمارا طریقہ کار ہے ان کے سامنے ہم ان کو پیش کر دیں گے اور اگر بہتر ہوں گے تو یقیناً انہی کو appoint کیا جائے گا۔

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید</u>: ضمنی سوال جناب کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ یہ extension کا طریقہ کار ختم کیا جائے تو خود بخود آپ کے پاس بہتر لوگ آجائیں گے۔

<u>سید فخر امام</u>: جناب یہ بحث شاید یہاں ختم نہ ہو سکے کیونکہ اس میں ایک طریقہ کار ہے ہم نے اس کی وجوہات پیش کر دی تھیں اس میں ban کی بھی وجہ تھی۔

<u>حافظ حسین احمد</u>: جناب وزیر تعلیم نے offer کی ہے کہ مجھے لسٹ فراہم کی جائے' تو کیا ملازمتوں سے پابندی ہٹالی گئی ہے۔

<u>سید فخر امام</u>: جی ہاں وہ ہٹا دی گئی ہے اب طریقہ کار کیا ہو گا اشتہارات کے ذریعے مشتہر کریں گے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: شکریہ اگلا سوال نمبر ۱۱۹۔

119. ***Mr. Shahzad Gul :** Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which a dispensary or a medical store will be established at Mardan for the employees working in the Post Office?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Opening of a postal dispensary at Mardan is under consideration.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

جناب شہزاد گل: جناب والا! جواب آیا ہے کہ ڈسپنسری کے قیام کے متعلق تجویز زیر تجویز ہے۔ تو وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس ضمن میں عملی اقدام کب ہو گا اور کب تک عملی اقدام اٹھایا جائے گا اور اس سال میں کب تک۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! حلقہ نیابت میرا ہے اور فکر معزز سینٹر کو پڑی ہوئی ہے۔

جناب شہزاد گل: آپ کا ہی فائدہ ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا! ویسے تو پاکستان پوسٹل سروس میں گریڈ ون ٹو ۱۵ ' ساٹھ روپے ماہانہ میڈیکل الاؤنس دیا جاتا ہے چونکہ پوسٹل ڈائریکٹوریٹ میں مالی بوجھ کافی زیادہ ہے اور پچھلے کئی سالوں سے ان کے جو ریونیو ہیں جو کہ ٹکٹ ہیں اس میں اضافہ نہیں ہوا اور اخراجات بڑھتے گئے۔ اب کابینہ نے پاکستان پوسٹل ڈائریکٹوریٹ کو کارپوریشن بنانے کی منظوری دے دی ہے اور یہ کارپوریشن میں تبدیل ہو گیا ہے اب اس کے بعد وہ اپنے ذرائع و وسائل پیدا بھی کر سکیں گے اور اپنے expansions کو بھی خود سنبھالیں گے اس وقت تک financial constraints کی وجہ سے مسلسل خسارے میں جانے کی وجہ سے واقعی یہ جو بنیادی سہولت ہے یہ نہیں مہیا کی جا سکی۔ لیکن انشاءاللہ آئندہ سال جونہی یہ ادارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گا تو یہ مسائل حل ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین: سید احسان شاہ۔

سید احسان شاہ: کیا وزیر موصوف صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ مردان کے علاوہ کہیں اور بھی اس طرح کے منصوبے زیر غور ہیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا میں پاکستان کی بات کر رہا ہوں۔ تمام پاکستان میں یہ زیر غور ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال جی ۱۲۰۔

120. ***Mr. Shahzad Gul :** Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to make dual carriage roads between Mardan-Swabi-Tarbela and Jehangira-Tarbela-Lawranspur and give these roads the status of National High Ways?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Roads between Mardan-Swabi-Tarbela and Jehangira-Tarbela-Lawrancepur fall under the jurisdiction of Provincial C and W Department and at the present there is no such proposal under consideration of NHA for construction of dual carriageway between these towns and giving these roads the status of National Highways. However, Pakistan Motorway (6 lane) will bypass Rawalpindi, Taxila, Ghazi, Swabi, Mardan and Charsada.

جناب چیئرمین: جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل: جناب کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کسی سڑک کو نیشنل ہائی وے کا سٹیٹس دینے کے لئے کیا معیار ہے کیا ریکوائرمنٹس ہیں۔ کیا کنسیڈریشنز ہیں کہ ایک سڑک کو نیشنل ہائی وے ڈکلیئر کیا جائے۔

Mr. Chairman : Minister for Communication.

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا اس میں کئی چیزیں انڈر کنسیڈریشن لی جاتی ہیں سب سے پہلے تو ٹریفک کا flow پھر connecting points پھر اس کے اوپر the flow of Cargo یا جو بھی کہہ لیں، رسد جو اس پر ہوتی ہے۔ انہوں نے جو سوال پوچھا ہے وہ صوابی تربیلا جہانگیرہ کے بارے میں پوچھا ہے۔ وہ پراونشل روڈز ہیں اور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے پاس اس وقت ائر مارک کوئی ۳۵ سڑکیں ہیں جن میں سے آٹھ پر کام ہو رہا، لیکن یہ تو ہو گا بھی نہیں۔ اس لئے کہ پشاور اسلام آباد موٹروے کا جو دوسرا فیز ہے وہ بذریعہ قیوس، ٹوپی، صوابی، سوڈیری، چارسدہ، پشاور جا رہا ہے۔ تو اس موٹروے کے آنے سے یہ سب سڈی روٹس جو ہیں یہ خود بخود improve تو ہو جائیں گے لیکن ان کو ہائی ویز میں convert کرنا مشکل ہے۔

جناب شہزاد گل: میرا سوال یہ ہے کہ جو پاکستان موٹروے ہے وہ عام ٹریفک کے لئے تو استعمال نہیں ہو گا نہ اس پر عام ٹریفک ہو سکے گی۔ اب جہانگیرہ سے گدون امازئی انڈسٹریل سٹیٹ ہے اس پر کافی ٹریفک ہے۔ مردان ڈویژن ہیڈ کوارٹر ہے اور صوابی ڈسٹرکٹ ہے 'اس پر کافی ٹریفک ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اگر منسٹر صاحب فرمائیں تو ان کو نیشنل ہائی وے کا سٹیٹس دیا جائے۔

Mr. Chairman : Minister for Communication.

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا کوئی بھی سڑک نیشنل ہائی وے کی تحویل میں تب ہی آتی ہے جب نیشنل ہائی وے کونسل اس کی approval دیتی ہے اور عموماً صوبائی حکومتیں سفارش کرتی ہیں کہ ہماری فلاں سڑک کو نیشنل ہائی وے ڈکلیئر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شہزاد گل صاحب ضروری نہیں ہے کہ اگر کوئی پراونشل سڑک ہے تو پراونشل سڑک بڑی نہیں ہو گی یا چوڑی نہیں ہو گی یا ٹھیک نہیں ہو گی۔

جناب شہزاد گل: وہ تو اس پر کام ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: جو بھی سڑک ہو گی ذمہ داری ان کی بھی تو بنتی ہے ناں۔ صوبائی سڑک بھی ایک اچھی چوڑی سب کچھ ہو سکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ نیشنل ہائی وے بنے تب ہی اچھی ہونی چاہئیے۔ جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی جتوئی: جناب والا اس سے related سوال تو نہیں ہے لیکن کیونکہ ہوتی صاحب بہت کم آتے ہیں تو انڈس سپر ہائی وے کے لئے اخبارات میں پچھلے کئی دنوں سے۔ آپ دیکھ رہے ہیں آرہا ہے کہ وہ پروجیکٹ ختم کر دیا گیا ہے۔ انڈس ہائی وے پر جو آ رہا تھا کہ پشاور تک جائے گی 'کراچی سے نوری آباد سے سٹارٹ ہو گی اور پشاور تک جائے گی 'اس کے بارے میں کیا وزیر موصوف صاحب بیان فرمائیں گے کہ واقعی وہ پروجیکٹ ختم کر دیا گیا ہے یا ابھی تک عمل میں ہے۔

Mr. Chairman : Minister for Communication.

جناب محمد اعظم خان ہوتی: نہیں جناب والا یہ قطعاً غلط ہے۔ انڈس ہائی وے کی تعمیر شروع ہے۔ اس کے چودہ پیکجز میں سے پانچ کا کنٹریکٹ award ہو چکا ہے اور ابھی حال ہی میں کوئی دس دن پہلے سندھ کے دو sections جو تھے ابارو مورو سے 'اس کے دو sections اور رتوڈیرو سے شہداد کوٹ تک فرنٹیئر ورکس آرگنائیزیشن کو دیئے گئے کیونکہ سندھ کے مخصوص حالات کی وجہ سے فارن کمپنیز اور ملکی ٹھیکیدار وہاں پر کام کرنے لئے تیار نہیں۔ لہذا سندھ کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ کہیں ڈیولپمنٹ میں پیچھے نہ رہ جائے' میں نے ذاتی دلچسپی سے فرنٹیئر ورکس آرگنائیزیشن کو وہ دو سیکشنز جو ہیں ابھی ابھی کنٹریکٹ پر دیئے ہیں۔ انڈس ہائی وے بنے گی' ضرور بنے گی اور دسمبر ۱۹۹۴ء تک مکمل ہو گی۔

جناب چیئرمین: جب جناب جمالی صاحب۔

جناب عبدالرحمان جمالی: کیا منسٹر صاحب سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کشمور ٹوراجن پور جو سٹرک ہے اس پر کام ہے یا نہیں ہے۔ کیونکہ personally میں اسی پر ٹریول کرتا ہوں تو ان سے ذرا پراگریس پوچھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جب منسٹر صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: کشمور ٹوراجن پور بڈز کھل چکے ہیں lowest bidder آچکا ہے اور کنٹریکٹ award ہو رہا ہے۔ ایگریمنٹ ہو جائے گا۔ moblization فنڈ ملے گا اور انشاءاللہ آئندہ تین مہینے میں کام شروع ہو جائے گا۔

جناب عبدالرحمان جمالی: جناب اس میں گزارش کروں گا کہ وہاں پر تقریباً ڈیڑھ سو پلی ہے راجن پور ٹو کشمور اور اتنی گندی حالت میں ہیں کہ جس کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ تو میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ specially جب یہ کنٹریکٹ دیتے ہیں کیونکہ یہ ساری برجزان کو نئی بنائی پڑیں گی۔ ایک سال بناتے ہیں' اگلے سال وہ پھر گر پڑتی ہیں۔ ذرا اس میں خیال رکھیں۔

جناب چیئر مین: خیال رکھیں جی۔ اگلا سوال نمبر ۱۲۱۔

121. ***Mr. Shahzad Gul :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to construct on overhead bridge at the railway crossing on Wazirabad-Sialkot Road, Wazirabad, if so, when; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to widen the Wazirabad-Sialkot Road?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) Yes; the government has approved the construction of the ridge and the work is in progress.

(b) This is a Provincial road and not a National Highway and, therefore, no proposal is under consideration of the Federal Government for improvement/widening of this road.

جناب چیئر مین: اگلا سوال نمبر ۱۲۲ میر عبدالجبار صاحب۔

122. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Communications be pleased to state the number of new telephone exchanges proposed to be installed during the current financial year indicating also the number of exchanges installed in last year?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : The number of telephone exchanges installed for 1990-91 and 1991-92 are as follows:

	Year	No. of Exchanges	
(i)	90-91	(i) Auto	44
		(ii) Manual	103
(ii)	91-92	(i) Auto	66
		(ii) Manual	266

جناب چیئرمین: میر عبدالجبار۔ ضمنی سوال۔

میر عبدالجبار: جناب والا جواب تو بڑا تفصیل سے دے دیا گیا ہے مگر میں وزیر موصوف صاحب سے گزارش کروں گا بلوچستان میں کتنے ٹیلی فون ایکسچینج نصب کئے گئے ہیں۔اس بارے میں میں کچھ نہیں بتایا ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب آپ ڈبلیو ٹی آر کو دیکھیں۔ آپ بلوچستان کو نہ دیکھیں آپ ویسٹرن ٹیلی کمیونیکیشن راجن کو دیکھیں۔

میر عبدالجبار: Auto and Manual لکھا ہے آپ نے یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ سوال ۱۲۲ ہے۔ اس میں آپ نے لکھا ہوا کہ ۱۹۹۱ء آٹو اتنے ' مینول اتنے '

جناب محمد اعظم خان ہوتی: اچھا پراونس بریک ڈاؤن۔

جناب چیئرمین: وہ نہیں ہے۔

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Normally Sir, telecommunication regions are bifurcated through regions not through provinces سندھ کا ہے تو اس میں دو رینجز ہیں۔ سندھ ٹیلی کومینیکیشن ریجن اور کراچی Telecommunication ریجن۔ and further the Karachi Telecommunication Region is bifurcated/splited into two regions تو لسٹ اگر مانگتے ہیں تو I will provide it Sir, I don't have the detail now.

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار: جناب والا نئے ٹیلی فون ایکسچینج جو آپ نصب کرتے ہیں اس کے لئے معیار اور طریقہ کار کیا رکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب ہوتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب ایکسچینج جہاں بھی لگتا ہے تو وہ پینڈنگ ڈیمانڈ پر ہوتا ہے عام چھوٹے ایکس چینجوں کا طریقہ کار تو یہ ہے کہ اگر پچیس تک کی رجسٹریشنز ہو جائیں تو پھر وہ automatically اگلے ڈیویلپمنٹ پروگرام میں چلا جاتا ہے اور بڑے ایکسچینجز کا بھی یہ ہے کہ ان کی expansion بھی pending demand ڈیمانڈ یہ ہوتی ہے back-log میں پڑا ہوتا ہے کہ کتنے لوگوں نے درخواست دی ہے اس کے مطابق expansion ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی جتوئی: میں وزیر موصوف صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ نئے آٹو ایکسچینجز بھی آ رہے ہیں اور پرانے اب لگ رہے ہیں پچھلے چھ مہینے سے ان کی پرفارمینس کے بارے میں کیا غور فرمائیں گے کہ مہر ایکسچینج ابھی کوئی چار پانچ مہینے پہلے سٹارٹ ہوا ہے اور وہاں سے ڈائل کہیں نہیں ہو سکتا ہے۔ ایکسچینج کی صورت حال یہ ہے کہ نان ایس ٹی ڈی ایکسچینج والوں کو اتنی دقت ہے کہ جب ایکسچینج میں وہ فون کرتے ہیں کہ ہمیں کال بک کرنی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ کہیں بھی پاکستان میں آپ کو کال نہیں ملا سکتے ہیں اس لئے کہ ہم بالکل isolate ہیں۔ لاڑکانہ سے ان کو لائن نہیں ملتی، سکھر سے ان کو لائن نہیں ملتی۔ تو کیا پرانے ایکسچینجز جو ابھی انہوں نے پچھلے چار مہینے میں سٹارٹ کئے ہیں ان کی پرفارمنس کے بارے میں کیا فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین: اعظم خان ہوتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا اس کے بعد جتنے بھی ایکسچینج لگ رہے ہیں، وہ جو ای ایم ڈی پرانا analogue سسٹم تھا اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اب latest ڈیجیٹل سسٹم پر جا رہے ہیں۔ ان کی بات بالکل بجا ہے۔ ہمارے ملک میں سب سے بڑا پرابلم Rural Telecommunication کا ہے۔ بڑے شہروں کو تو ہم یہ سہولت دئے جا رہے ہیں لیکن

Rural Telecommunication واقعی ہمارا بہت ہی فرسودہ بھی ہے اور ہم بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک پیکیج بنایا جارہا ہے جس کے ذریعے ہم مائیکروویوز پر صرف ڈیپینڈ کررہے ہیں اور ڈیجیٹل ایکسچینج مائیکروویوز کے بغیر نہیں چل سکتے۔ لیکن مائیکروویز کا بھی اپنا ایک area of operation ہوتا ہے جس میں اس کے چینلز کام کرسکتے ہیں لیکن اب جو پیکج بنایا جارہا ہے اور میں ذاتی طور پر اس میں دلچسپی لے رہا ہوں ۔ وہ Rural Telecommunication پر ہے کہ پاکستان کے چودہ ہزار دیہات جن کی آبادی ہزار یا ہزار سے زیادہ ہے تو ڈیجیٹل سیلولر کیبل نیٹ ورک کے ذریعے connect کیا جائے۔ اس طرح تین چار سال میں چودہ ہزار دیہاتوں کو جدید ڈیجیٹل نظام کے ساتھ وابستہ کیا جائے گا۔ میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ بعض جگہوں پر مشکلات ہیں وہاں پر line of site, distance یہ تمام چیزیں اس میں involve ہوتی ہیں یہ انہوں نے خاص چیز point out کی ہے۔ اس کے بارے میں معلومات فراہم کرسکتا ہوں۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں انہوں نے کہا ہے کہ جی وہ provincial-wise نہیں ہے بلکہ regional-wise ہے لیکن بلوچستان کون سے ریجن میں آتا ہے اور وہاں پر یہ auto اور manual exchanges کتنے لگائے گئے ہیں یہ میرا simple question ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب گچکی صاحب تو کسی چیز پر مطمئن نہیں ہوں گے، لیکن میں جواب دے دیتا ہوں جناب والا بلوچستان میں مسئلہ یہ ہے کہ وہاں بڑے شہر کم ہیں اور دور افتادہ علاقے زیادہ ہیں جو rural telecommunication میں آتے ہیں یہاں وہی مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ایک تو cable vire network کو maintain کرنا مشکل ہے اور مہنگا بھی پڑتا ہے تو میں نے پہلے گزارش کی کہ اس کا واحد علاج cellular through radio link ہے اور وہ package بنایا جارہا ہے اور اسی طریقے سے ہم rural telecommunication میں پہنچیں گے ورنہ حالت وہی رہے گی بڑے شہر جو ہیں وہ اس

سہولت سے استفادہ کرتے جائیں گے اور دور افتادہ رورل علاقے وہ رہ جائیں گے۔ وہی میں نے گزارش کی کہ بلوچستان میں یہ ایک problem ہے کہ ایک تو کوئی آبادی دس گھر سے لے کر سو دو سو گھر تک ہے اور پھر کافی فاصلے ہیں اگر اس کے ہر ایک کے ساتھ micro-wave tower لگانا شروع کر دیں تو یہ قابل عمل نہیں ہو گا کیونکہ کارپوریشن کو ایک لائن تقریباً چالیس ہزار روپے کی پڑتی ہے جو کہ صارف سے پھر اوسطاً پانچ سو سے ہزار روپے کی recovery کے ذریعے سے چالیس مہینے سے ساٹھ مہینے میں پورا کیا جاتا ہے feasibility کو بھی دیکھا جاتا ہے viability کو بھی دیکھا جاتا ہے کیونکہ کمرشل ادارہ ہے اگر revenue نہیں آئے گا تو expansion کیسے ہو گی اس کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے لیکن اس پیکج کو بھی تیار کیا جا رہا ہے rural telecommunication میں یہ اس کا واحد حل ہے آپ تسلی رکھیں انشاءاللہ مطمئن تو دس سال بعد بھی نہیں ہوں گے۔ لیکن ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین صاحب، کوئٹہ جو صوبائی دارالحکومت ہے اور سب سے بڑا شہر ہے اس کی واحد digital exchange کے لئے ایکسچینج والوں نے جو مطالبہ کیا وہ demand کب تک پوری کریں گے دس ہزار نئے connections کی demand کی ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا، اس پر ان کی تحریک التواء ہے اس پر میں بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۱۲۳ میر عبدالجبار صاحب۔

123. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish Industrial States alongwith the Motorway?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : In order to benefit from the motorway, it has been decided to establish Industrial Estates near the proposed interchanges alongside the motorway.

میر عبدالجبار: جناب والا اس کاپی میں جو سوال لکھا گیا ہے اس کا جواب تو بالکل درست دیا گیا ہے مگر میرا سوال یوں نہیں تھا۔ میرا سوال اس سے بالکل مختلف تھا سوال کی ہیت ہی تبدیل کر دی گئی ہے۔ یوں تھا کہ موٹروے پر کل لاگت کا اندازہ کتنا ہے اس کی تکمیل میں کتنا وقت لگے گا اور کیا یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے تحت یہ شاہراہ گوادر تک تعمیر کی جائے گی اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر اس شاہراہ کی تعمیر دونوں جانب سے کیوں شروع نہیں کی گئی۔ یہ تھا میرا سوال مگر اس کو توڑ موڑ کر ٹیبل پر لایا گیا ہے اب میرے اس سوال کو آپ میرا ضمنی سوال سمجھ لیجئے جناب آپ سے التماس ہے کہ مہربانی کر کے آپ اپنے سیکرٹریٹ سے پوچھیئے کہ ہمارے سوالوں کو کیوں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور اس کی وجوہ کیا ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ مجھے ذرا چیمبر میں ملیں میں اس کو منگوا کر دیکھ لوں گا کہ اس میں اتنی تبدیلی کیوں ہوئی ہے۔

میر عبدالجبار: جناب والا میرا ضمنی سوال یہ بنتا ہے کہ اس شاہراہ کی تعمیر کا کام گوادر سے شروع کرنے کا کوئی منصوبہ ہے کوئی پروگرام ہے۔

Mr. Chairman : Minister for Communications.

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ Minsitry of Communications and the National Highways, Motorways پر اگر معزز سینٹر صاحبان چاہیں تو اس کے لئے آپ بحث کا ایک دن مقرر کر لیں میں ان کی ہر ایک بات کا جواب دے دوں گا۔ اس طرح اگر میں ضمنی سوالات کا موٹروے جیسے منصوبوں کے بارے میں جوابات دیتا ہوں تو وہ justitifation نہیں ہو گی کیونکہ اس میں بڑی technicalities involved ہیں۔ میں ایک منٹ میں وضاحت نہیں کر سکوں گا اور وہ اسی

طرح متوحش رہ جائیں گے۔ میں اس کے لئے تیار ہوں جب بھی جی چاہے دو دن تین دن دے دیں میں بحث کے لئے تیار ہوں۔I will be able to explain everything

جناب چیئرمین: آپ اس کی وضاحت کمیٹی میں کیوں نہیں کر دیتے۔

(مداخلت)

میر عبدالجبار: جناب والا میں نے یہ سوال کوئی دو مہینے پہلے دیا ہے۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل: جناب والا موٹر وے کے بارے میں واقعی اگر ایسا ہو کہ اس پر مکمل بحث ہو اور ہم پوری معلومات حاصل کریں کہ موٹر وے کہاں سے کہاں تک کن راستوں سے ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں اگر وقت ہوا تو پھر اس کا سوچ لیں گے کیونکہ اس وقت تو کافی ایجنڈا ہے اس وقت تو اس کا امکان مجھے نظر نہیں آتا۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل: میں بھی ان سے پوچھوں گا کہ یہ موٹر وے آیا گوادر سے کوئٹہ 'کوئٹہ سے پشاور اس لائن سے ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا گوادر 'ر تو ڈیرو ہے اسی لئے میں گزارش کر رہا ہوں کہ اوّل تو موٹر وے کو سمجھنا ہی بذات خود ایک مشکل کام ہے کہ موٹر وے کیا چیز ہے اسی لیے میں کہتا تھا اس کے لئے ٹائم رکھ لیں۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل: جناب والا واقعی ٹائم رکھی 'یہ ہمیں سمجھا دیں گے اور ہاں ان کو سمجھا دیں گے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا میں تو گزارش کر رہا ہوں کہ ایک دن رکھ لیں میں حاضر ہوں۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل: جناب والا میرا جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: آپ کا جواب انہوں نے دے دیا ہے کہ جتنا موٹروے لمبا ہے اتنا ہی جواب لمبا ہو گا وہ کہتے ہیں کہ اس لئے علیحدہ ٹائم رکھیں اس پر بحث کرالیں۔

میر عبدالجبار: جناب والا وزیر موصوف نے ارشاد فرمایا کہ رتوڈیرو سے گوادر تک کی شاہراہ بنانے کا پروگرام ہے جن کا غیر رسمی اعلان پہلے ہوا تھا اس کی تعمیر کی کچھ تفاصیل وزیر صاحب بتائیں گے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا کوئی اعلان بھی غیر رسمی نہیں ہوتا جو بھی اعلان حکومت کرتی ہے وہ آن ریکارڈ ہوتا ہے اور میں کہہ چکا ہوں کہ رتوڈیرو سے شہداد کوٹ تک کا تو میں نے فرنٹیئر روکس آرگنائزیشن کو ٹھیکہ بھی دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال ۱۲۴ راجہ افضل خان صاحب۔

124. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total number of existing digital exchanges through-out the country; and

(b) places where new digital exchanges will be installed during the current and next financial year?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) At present there are 60 digital exchanges working through-out the country.

(b) List of the digital exchanges proposed to be installed during the current and next financial year is attached.

(List has been placed in the Senate Library)

Mr. Chairman : No supplementary.

125. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the number of ad-hoc lecturers working in the Federal Government Educational Institutions;

(b) whether it is a fact that a number of ad-hoc lecturers have not been paid their salaries and other dues for the last so many months; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to regularise the services of such ad-hoc lecturers?

Syed Fakhar Imam : (a) *ad-hoc* Lecturers (31 Male+33 Female) are working in the Federal Government Educational Institutions.

(b) No.

(c) Yes. Summary is under submission for consideration of the Prime Minister.

جناب چیئرمین: اگلا سوال سید اقبال حیدر صاحب۔

126. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Education be pleased to state the names of the mosques and religious schools (Dini Maddrassas) recognized by the Government and receiving any subsidy, aid, loan or donation from any individual, authority, institution or agency etc; indicating also the details of such donations received by each institution during the last five years?

Syed Fakhar Imam : Deeni Madaris are totally independent in their structure and form. They have organized themselves into Wafaqul Madaris (Deobandi), Tanzeem-ul-Madaris (Brelvi), Wafaqul Madaris (Ahle-Hadith), Wafaqul Madaris (Shia) and Rabitatul Madaris-Al-Islamia. The Sanads in Daura-Hadith awarded by these institutions and some other independent institutions (Self-awarding Sanads) have been recognized by the University Grants Commission. The Government supports these institutions without interefence in their internal affairs and maintenance of independent character.

A sum of Rs. 16,99,000 (Rs. 569,000 to 163 institutions during the past four years and Rs. 11,30,000 to 200 institutions during

current financial year) has been released as grants as tabulated below:

1987-88		Rs. 1,44,000
1988-89		Rs. 1,30,000
1989-90		Rs. 1,44,000
1990-91		Rs. 1,44,000
1991-92		Rs. 11,30,000
	Total :	Rs. 16,99,000

Lists of grants receiving Deeni Madaris are annexed at A and B.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

Syed Iqbal Haider : But I had asked for the information that the religious institutions are receiving grants from foreign countries and that point has been, I do not know how it was deleted. My question was to enquire, will Minister for Auqaf and Haj and Zakat will disclose how many mosques, how many religious institutions are receiving grants and financial help from abroad. The question is totally different.

جناب چیئرمین: یہ بھی مجھ سے مل لیں تاکہ I may find out why the change is there ?

Syed Iqbal Haider : And now this question is that the government is giving them grant of 16 lacks 99 thousand, though it is not my question but I would only ask what is the basis and the criteria for givíng these grants?

Mr. Chairman : Minister for Education.

Syed Fakhar Imam : Mr. Chairman, the criteria for these grants is that there are three categories of these Deeni Madaris, what we call A, B and C category, and each one of them is getting approximately very small amounts-a thousand, 800,666. In the A category 17, B category-19, and the category-3. Last year we gave them 10 lac. of rupees additionally four thousand per Deeni madaris and this is done for the first time in this year. But these are very very small amounts and these were given so that they could introduce Economics, Pakistan Studies in English, in these specific Deeni Madaris.

Mr. Chairman : Would the Government give details of any foreign countries providing grants to these institution?

Syed Fakhar Imam : Not to my knowledge. May be some other agencies may be able to provide it, but the Ministry of Education does not have this information.

Syed Iqbal Haider : No, Sir, this is in respect of Madarasas.

سید فخر امام: ان کا سوال ہی کچھ اور تھا۔

جناب چیئرمین: مجھ سے ذرا مل لیں۔ let me find out this.

Syed Iqbal Haider : May be from other Religious Affairs Ministry might be giving them additional grant.

سید فخر امام: اس کا جواب وہی دے سکیں گے۔

جناب چیئرمین: جی ہاں! جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین صاحب کچھ دنوں سے پتہ چلتا ہے کہ سوالات تبدیل کیے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ مجھے مل لیں تا کہ میں پتہ کر لوں کہ کیوں تبدیل ہوئے ہیں کیا کیا وجوہات ہیں آپ سے ڈسکس کر لوں اگر کوئی غلطی ہے تو اس کو صحیح کیا جائے۔

جناب چیئرمین: نیکسٹ کوئیسچن نمبر ۱۲۷ جبار صاحب۔

127. ***Mir Abdul Jabbar :** Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state whether it is a fact that funds for different development projects under Tameer-e-Watan programme have ben allocated, if so, the amount allocated to the Baluchistan Province?

Mr. Ghulam Dastgir Khan : Members of Parliament have requested to propose development schemes for the uplift of his constituency.

By 15th June, 1992 a total of 1007 schemes with an estimated cost of Rs. 206.338 million, proposed by 28 Members of Parliament from Balochistan had been approved. Out of these, 236 schemes were proposed by 10 MNAs while the remaining 771 schemes were proposed by 18 Senators. An amount of Rs. 137.604 million has so far been released by the Ministry of Finance to the Provincial Government for implementation of the approved schemes.

میر عبدالجبار: جناب یہ نہایت ہی افسوس کے ساتھ گزارش کرنا پڑتی ہے کہ ہر پالیمنٹرین کے حلقہ نیابت کے لئے تعمیر وطن پروگرام کے تحت جو رقم مختص کی گئی ہے اس میں تخصیص برتی گئی ہے۔ یہ کیوں اس طرف کے حضرات جو حزب اقتدار کے بینچز پر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ اراکین جو نیشنل اسمبلی کے حزب اقتدار کے میزوں پر بیٹھے ہیں ان کو ایک کروڑ ۴۰ لاکھ روپے کی رقم دی جارہی ہے جبکہ ہم جو اس طرف حزب اختلاف کے بینچوں پر بیٹھے ہیں کو صرف ۵۰/۵۰ لاکھ روپے کی اسکیمات کی نشاندہی کے لئے کہا گیا ہے۔ جناب یہ بتایا جائے کہ آخر ایسا کیوں۔

چوہدری اسد الرحمٰن: جناب چیئرمین بنیادی طور پر تعمیر وطن کا پروگرام جو ہے اس کے لئے مرکزی حکومت نے ایک ارب ۴۰ کروڑ روپے مختص کئے تھے اور اس کو تمام ایم این ایز اور سینیٹرز کو برابر تقسیم کئے تھے لیکن اس کے بعد گورنمنٹ نے اپنی discretion پر کچھ لوگوں کو زیادہ فنڈ دیئے ہیں جس طرح ان کی سکیمیں ہیں یہ گورنمنٹ کی discretion پر ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین جیسے عبدالجبار صاحب نے کہا اور یہی ہم پوچھیں گے کہ پارلیمنٹ کے ممبر اور سینٹر جو اپوزیشن میں ہیں ان کو ۵۰ لاکھ روپے اور گورنمنٹ سائیڈ کو ایک کروڑ ۴۰ لاکھ روپے۔ اس کے علاوہ میرا particular کیس یہ تھا کہ مجھے تعمیر وطن پروگرام کے سیکریٹری نے کمانڈر نسیم صاحب نے ۵۰ لاکھ کے بارے میں ایک لیٹر بھیجا اور اس کے ساتھ ۹۰ لاکھ روپے کا دوسرا لیٹر میرے نام عبدالرحیم خان پر

بھیجا لیکن بعد میں اس سے مکر گئے اور آخر میں یہ کہا کہ اس پر ہمارے سائن نہیں ہیں۔ میں یہ پوچھونگا کہ کیا یہ سائن نہ کرنا ان کا قصداً کوئی پولیٹکل مقصد تھا۔ اگر ہم ان کی مرضی پر چلیں تو ایک کروڑ ۴۰ لاکھ اور اگر ہم پالیسز میں اور قانون سازی میں مخالفت کریں تو پھر دستخط نہ ہونے کا یہ particular کیس ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا بھی سوال آتا ہے پہلے ان کا جواب آجائے۔

چوہدری اسدالرحمٰن: جناب چیئرمین! جیسے میں نے پہلے بتایا کہ اس بجٹ میں یہ بات موجود تھی کہ تعمیر وطن پروگرام کے لئے ایک ارب ساٹھ کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے اور اس کو تمام ایم این ایز اور سینٹر میں تقسیم کر دیا گیا اس وقت تک جو اصل رقم تقسیم کی گئی ہے وہ تین ارب روپے سے زیادہ ہے بعد میں جب گورنمنٹ نے ضرورت محسوس کی تو پرائم منسٹر صاحب نے اپنی discretion استعمال کرتے ہوئے کچھ لوگوں کو ان کی ضروریات کے مطابق اور حلقوں کی ضروریات کے مطابق زیادہ فنڈ دیئے۔

جناب چیئرمین: جواب ہو گیا نا۔ ہر ایک کو باری دے دیں تین سوالات سے زیادہ میں اجازت نہیں دونگا۔ اب ان کو پوچھنے دیں۔ You see I can only allow maximum three questions.

اب جتوئی صاحب کو پوچھنے دیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: جناب basically جونیجو صاحب کے دور میں ممبران پارلیمنٹ کے لئے ۵۰/۵۰ لاکھ روپے کی ایک سکیم چلی تھی اس وقت باقاعدگی سے اس پر عمل کرتے رہے اور ۵۰/۵۰ لاکھ روپے اپوزیشن اور ٹریژی بینچز کو دیئے گئے تو اس کے بعد اس گورنمنٹ نے جب اس سکیم کو Continue کیا تو ہمیں پہلے initially پچاس لاکھ کا لیٹر آیا ہمارے پاس ڈاکومنٹ ہیں پھر ۹۰ لاکھ روپے کا لیٹر آیا اور انہوں نے کہا کہ آپ سکیمز بھیج دیں ہم نے ساری سکیمز روانہ کر دیں اور اب انہوں نے لکھ کر بھیجا ہے کہ انہوں نے

غلطی سے وہ ۹۰ لاکھ کا لیٹر بھجوادیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جب ہم elect ہوتے ہیں تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ اپوزیشن میں ہو گا یا گورنمنٹ میں ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو کوئی طریقہ کار نہیں ہوتا یہ ہم سب کا استحقاق مجروح ہوا ہے جتنے اپوزیشن میں بیٹھے ہیں کل آپ بھی اپوزیشن میں ہونگے۔ آپ نے آئی جے آئی والوں کو ۹۰ لاکھ اور ۵۰ لاکھ دے دیا یہ تو سیدھی سیدھی کرپشن ہے۔ میں سمجھتا ہوں ممبر آف پارلیمنٹ کو bribe کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔

جناب چوہدری اسدالرحمٰن: جناب چیئرمین جیسے میں نے گزارش کی ہے اگر محکمانہ کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کا مجھے پتہ نہیں ہے وہ بتائیں لیکن میری گزارش پھر بھی وہی ہے کہ ۵۰ لاکھ کے حساب سے دیئے ہیں باقی اپنی discretion ہے۔ وہ کسی علاقے کی ضروریات کے حساب سے زیادہ دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کہتے ہیں کہ ۵۰ لاکھ روپے ہیں باقی گورنمنٹ کی اپنی ڈسکریشن پر ہے۔ گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی: پہلی بات تو یہ ہے کہ اپوزیشن میں زیادہ تو سندھ اور بلوچستان کے لوگ موجود ہیں اور بد قسمتی سے بلوچستان سب سے زیادہ بیک ورڈ علاقہ ہے اور یہ بھی بد قسمتی ہے یا خوش قسمتی ہے کہ ہم زیادہ تر اپوزیشن میں ہیں جناب یہ وہ لیٹر ہیں جو ہر ایک کو بھیجا گیا ہے اپوزیشن کے ممبر کو ۵۰ لاکھ اور ۹۰ لاکھ روپے دوبارہ۔۔۔

جناب چیئرمین: دستخط نہیں ہونگے۔ پھر سیاہی وہ ہوگی جو مٹ جاتی ہے۔

جناب منظور احمد گچکی: مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم نے اپنے تمام پروجیکٹ announce کر دیئے announce کرنے کے بعد سب کی feasibility رپورٹ بن گئی اور جب ان کی منسٹری لوکل گورنمنٹ کو بھیجا گیا تو انہوں نے پھر سال کے بعد ایک لیٹر ہمیں بھیجا ہے کہ ابھی تک ہمارے بہت سے پروجیکٹ ۵۰ لاکھ روپے میں بھی approve نہیں ہوئے ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں یہ اس وقت کہتے یا announce کرتے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟ ان کا سوال تو ختم نہیں ہوا ان کو ختم تو کرنے دیں۔

جناب منظور احمد گچکی: میں پوچھتا ہوں کہ آپ کے آئین میں یا ڈیپارٹمنٹ میں کوئی اس قسم کی بات رکھی گئی ہے کہ اپوزیشن کو ۵۰ لاکھ دیئے جائیں اور حزب اقتدار کو ایک کروڑ ۴۰ لاکھ دیئے جائیں۔

چوہدری اسد الرحمٰن: نہیں ایسا کوئی فیصلہ نہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سوال کا جواب آگیا ہے یہاں ڈبیٹ تو میں نہیں کروا سکتا اس کے لئے علیحدہ طریقہ ہوتا ہے۔ یہاں پر یہی ہوتا ہے کہ آپ نے سوال کیا اور انہوں نے جواب دے دیا اگر آپ ڈبیٹ کرنا چاہتے ہیں تو پھر موشن دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سوالات میں طریقہ یہ ہوتا ہے کہ آپ سوال پوچھتے ہیں وہ جواب دے دیتے ہیں اگر آپ کو کسی جواب سے اختلاف ہے۔۔۔

اخوانزادہ بہرہ وہ سعید: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ، دیکھیں ناں۔ اس کے طریقے ہوتے ہیں لیکن سوالات کے وقفے میں سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ عبداللہ شاہ صاحب۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

جناب چیئرمین: بعد میں، ایسے ختم کرلیں یہ لمبا ہو گیا ہے۔

Syed Abdullah Shah : Sir, the honourable Minister said that the government has given extra grant in its discretion to certain members. I would like to know if this discretion has been exercised in favour of any member from the opposition.

چوہدری اسد الرحمٰن: جناب چیئرمین میں نے عرض کیا تھا کہ کسی خاص علاقے کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے اپنی discretion سے کسی علاقے کو زیادہ فنڈ دیئے ہیں تو اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا ۵۰ لاکھ روپے کے حساب سے یہ پروگرام شروع کیا گیا تھا اس کو بڑھا کر تین ساڑھے تین ارب تک لے گئے ہیں۔

Syed Abdullah Shah : Sir, this is not the answer. My question was whether this discretionary grant has been given to any member from the opposition?

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن کے کسی ممبر کو discretionary گرانٹ دی۔ آپ کے پاس انفارمیشن ہے۔

چوہدری اسد الرحمٰن: میرے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔

میر عبد الجبار: مجھے وزیر صاحب کا احترام ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ محکمانہ غلطی تو ہو سکتی ہے کہ آپ کو فنڈر کم دیئے گئے ہوں اور وہاں حزب اقتدار کو زیادہ دے دیئے گئے ہوں جناب میں نے اس بارے میں باقاعدہ طور پر متعلقہ مرکزی محکمے کو لکھ کر بھیجا تھا کہ ان کی طرف سے دونوں خطوط موصول ہوئے ہیں وہ اور مع اپنی رپورٹ اور اپنی سکیموں کے باقاعدہ reason دے کر بھجوایا ہے کہ بھائی مجھے بتاؤ آپ نے مجھے یہ دونوں لکھے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے۔

میر عبد الجبار: دوسرا یہ عرض ہے کہ اگر یہ سارے ہاؤس میں ثابت کر دیں کہ اپوزیشن کے کسی ممبر کو بھی ۵۰ لاکھ سے زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کیے گئے ہیں تو بات ختم اور اگر یہ کہہ دیں کہ اس طرف حزب اقتدار کے کسی ممبر کو ۵۰ لاکھ ملے ہیں تو تب بھی بات بنتی ہے۔ جناب حزب اقتدار کے کسی ممبر کو بھی ایک کروڑ چالیس لاکھ سے کم نہیں ملے۔

چوہدری اسد الرحمٰن: جناب چیئرمین جیسے میں نے گزارش کی ہے کہ سکیمز منگوائی گئی تھیں۔ سینیٹرز حضرات اور ایم این ایز حضرات نے سکیمز بھیجیں پھر اس کے بعد حکومت کی طرف سے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جس میں فنانس کے آدمی بھی اور تمام ڈویلپمنٹ کے اداروں کے آدمی موجود تھے انہوں یہ سکیمیں approve کی ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، Last question بہرہ ور سعید صاحب۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: میرا اگلا سوال ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے بھی اسی لئے کہا ہے کہ ایک سوال اور ہو جائے تو وقت ختم کئے دیتے ہیں۔ جی حافظ صاحب، آپ ہی کر لیں گے۔

حافظ حسین احمد: کیا وزیر موصوف صاحب اس ایوان میں یقین دھانی کرائیں گے کہ آج کے بعد اپوزیشن اور جزب اقتدار کے بنچوں پر بیٹھنے والے تمام سینیٹرز اور ممبران قومی اسمبلی کو مساوی طور پر ترقیاتی فنڈز دیئے جائیں گے۔

چوہدری اسد الرحمٰن: جناب والا، اس تجویز پر غور کریں گے، ویسے میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہ اپنی سکیمیں ضرور بھجوا دیا کریں تاکہ وہ منظور ہو سکیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ آخری سوال ۱۲۷۔ بہرہ ور سعید صاحب۔

128. ***Akhunzada Bahrawar Saeed :** Will the Minister for Communications be pleased to state the reasons for not starting work on Pakistan Motor Way from Khyber (Peshawar)?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Consultants are preparing detailed design of Peshawar-Islamabad section of Pakistan Motorway. After receipt of design by 30-9-1992, bids will be invited. Construction contracts, is expected to be awarded by end December, 1992.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ موٹروے اگر خیبر سے شروع کرتے تو بہتر ہوتا لیکن اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اس پر کام ہو رہا ہے لیکن میں یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ سنٹرل ایشیا کے ساتھ نئے روابط کے پیش نظر کیا یہ بہتر نہیں تھا کہ لاہور کی بجائے اس موٹروے کا آغاز پشاور سے کرتے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا، میں نے اس کے لئے گزارش کی تھی کہ اگر اس کے لئے کچھ وقت نکالا جائے تو تفصیل کے ساتھ ایسے سوالات کے جوابات مل جائیں گے۔۔

جناب منظور احمد گچکی: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا، اس discrimination پر جو ترقیاتی فنڈز کے' سلسلے میں ہو رہی ہے، ہم سب اس سائیڈ کے بینچز کے لوگ واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی: یہ جناب فراڈ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ پارلیمنٹ کی توہین نہیں ہو سکتی کہ ایک سائید کو آپ اتنے فنڈز دیں اور دوسری سائیڈ پر نہ دیں۔ یعنی اس طرح سے ۹۰ لاکھ میں ہمیں خریدا جا رہا ہے کہ ہم تعاون کریں گے تو پھر یہ ملیں گے۔ ہم اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہر حال، اب تو وہ question بھی ختم ہو گیا ہے، اس کے جواب بھی آگئے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جناب وہ صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس تجویز پر غور کریں گے کہ equal treatment ہو۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: اعظم خان ہوتی صاحب، ان کے سوال کا جواب مکمل دیدیں۔۔ آپ وزیر قانون صاحب، اپوزیشن کو منائیں۔۔۔۔

چوہدری عبدالغفور: جناب، میری گزارش ہے کہ یہ مسئلہ۔۔۔

جناب چیئرمین: فصیح صاحب آپ کے بھی دوست ہیں، ان کو واپس اپنے ساتھ لے کر آئیں۔ جی،

سیّد فصیح اقبال: جب جناب اس مسئلہ پر ایک طرف والے اس پر بول رہے تھے تو انہوں نے اس پر تقریر کی شکل اختیار کی اور آپ کو جناب اس طرف والوں کو بھی اجازت دینی چاہیے تھی۔

جناب چیئرمین: فصیح صاحب، دیکھیں نا، یہ کوئی debate نہیں ہو رہی تھی۔

سیّد فصیح اقبال: میری بات تو سنیں نا،

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ debate نہیں ہو رہی تھی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: فصیح صاحب، سوال ہوتے ہیں اور ان کے جواب ہوتے ہیں، یہاں میں ہر ایک چیز پر ڈیبیٹ نہیں کر سکتا۔

سیّد فصیح اقبال: پیپلز پروگرام میں اپوزشن کے کسی ممبر کو کوئی پیشہ نہیں ملا، اس پر تو بات ہوتی۔

جناب چیئرمین: فصیح صاحب، آپ اس مسئلہ پر ڈیبیٹ کر لینا، لیکن اس وقت سوالات کے جوابات ہوتے ہیں۔

(مداخلت)

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: اس وقت انہوں نے اپوزیشن کو ایک پیسہ بھی ترقیاتی فنڈ کے لئے نہیں دیا تھا۔

جناب چیئرمین: آپ ڈیبیٹ کروالیں لیکن میں وقفہ سوالات پر تو ڈیبیٹ نہیں کروا سکتا۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: اب یہ کیسے اس بات پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہر حال، آپ لوگ ان کو منا کر لائیں۔

سیّد اشتیاق اظہر: تین روز سے ایسے ہو رہا ہے، اور ہمارے جو سوالات پیچھے ہوتے ہیں ان کی باری نہیں آتی ہے۔

جناب چیئرمین: میں کیا کروں، ایک گھنٹہ ہوتا ہے، اس میں ہی ان کو پکارا جا سکتا ہے۔

سیّد اشتیاق اظہر: یہ آپ کا ہی فیصلہ ہے کہ تین سے زیادہ ضمنی سوالات نہیں پوچھے جا سکتے۔ تین روز سے ہمیں اپنے سوالات پوچھنے کا موقع نہیں مل رہا ہے۔ اب میں کیا عرض کروں۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: وہ پانچ چھ اکٹھے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور بولتے رہتے ہیں اس طرح ہمیں کیا موقع ملے گا۔

جناب چیئرمین: صحیح بات ہے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جی، میں جواب دوں۔

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا، ان کا خدشہ درست نہیں ہے۔ دراصل لاہور اسلام آباد سیکشن ۱۹۸۷ء کا منصوبہ تھا اور اس پر تمام کام مکمل ہو چکا تھا اس لئے یہ سیکشن پہلے آیا اب اس کے بعد جو سیکشن لئے جا رہے ہیں ان پر کام ہو رہا ہے۔ نئے سیکشن میں بڑی involvement ہوتی ہے، اس کی preliminary designing ہوتی ہے، پھر

ہوتی ہے، پھر detaled designing کیا جاتا ہے پھر internally advertise پھر bids مانگے جاتے ہیں، پھر ٹینڈر ہوتا ہے، پھر award contract ہوتا ہے اس کے بعد کام شروع ہوتا ہے چونکہ اس پر پہلے تین چار سال سے کام ہو رہا تھا، وہ منصوبہ تیار تھا، لٰہذا جیسے ہی نیشنل ہائی وے اتھارٹی بنی، اس نے موٹروے کے تحت پہلے اس سیکشن کو لیا لیکن ساتھ ہی باقی سیکشن جو ہیں وہ approve کر دیئے گئے ہیں۔ اب پشاور اسلام آباد جو ہے اس پر designing جاری ہے، جہاں تک طورخم اور پشاور کا تعلق ہے ان کے متعلق جیسے میں نے گزارش کی ہے کہ موٹروے کے متعلق کچھ criteria ہوتا ہے، اس کیلئے چند چیزیں مدِ نظر رکھی جاتی ہیں ان کے تحت موٹروے design کیا جاتا ہے، یا connect کیا جاتا ہے طورخم اور پشاور روڈ جو ہے اس کی dualization ہو رہی ہے وہاں six lane motorway کیلئے مشکلات ہیں۔ یہ وہاں نہیں ہوسکے گا ایک ٹرین کی وجہ ہے because of nery narrow.

(interruption)

ایک معزز رکن: Dualization ہو رہی ہے۔

129. ***Akhunzada Bahrawar Saeed :** Will the Minister for Communications be pleased to state the number of Post/Sub-Post Offices working in the district of Dir?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : The number of Post Offices and Sub-Post Offices in Dir District are as under :

Post Offices	:	81
Sub-Offices	:	14

130. ***Akhunzada Bahrawar Saeed :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) number of telephone exchanges established in Dir District indicating also their location; and

(b) whether the Government has any plan to establish a new exchange at Village Khal, District Dir?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) Two telephone exchanges are functioning in District of Dir at Dir and Timergara.

(b) Yes.

131. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the number of certificates/Degrees of B.A. and F.A. level delivered by the Allama Iqbal Open University from January 1991 to April 1992; and

(b) the number of successful students/candidates who applied for certificates/Degree during the same period?

Syed Fakhar Imam : (a) Requisite numbers are as follows:-

F.A.	2431
B.A – Provincial Certificates	2441
– Degrees	2353

(b) Requisite numbers are as follows:-

F.A.	2793
B.A.	3165

132. *Transferred to the Railways Division for answering on 9th July, 1992.*

133. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that in most of the industrial and business institutions of Karachi, illegal and unauthorised PABX and PMBX Boards are working;

(b) whether it is also a fact that illegal telephone connections are working on the blank telephone lines from main distribution

points of most of the telephone exchanges, with the result spare meters are also running; if so, the remedial measures/action taken by the Government in this regard?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) No.

(b) No.

134. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the Ministry of Education and the University Grants Commission have recognised the B.Tech (Hons) degree equivalent to Engineering degree; if not its reasons?

Syed Fakhar Imam : The B. Tech. (Pass) and B. Tech. (Hons) courses which were introduced on the initiation of the Ministry of Education were intended to be equivalent to B.Sc. and BE/B.Sc. Engg. respectively.

The University Grants Commission which had initially declared B. Tech (Hons) degree as equivalent to BE/B.Sc. Engg. amended its stand in 1983 as under to accommodate the Pakistan Engineering Council's point of view :

'The degree of B. tech. (Hons) be not considered as equivalent to B.E. degree but the B.E. and B. Tech. (Hons) degrees must be considered as two distincts disciplines of knowledge in the field of Engg. and Technology and both streams should run parallel to each other. However, B. tech. (Hons) degree holders may be treated at par with B.E./B.Sc Engg. degree holders as far as grades of pay etc. are concerned, but these two degrees would not be considered the same at any state'.

135. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Education be pleased to state number of assistant Professors in Islamabad Model Schools and Colleges promoted as Principals and Vice-Principals out of turn, with reasons in each case?

Syed Fakhar Imam : None.

136. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Education be pleased to state the number of principals working in Islamabad Model Colleges and Schools in Islamabad given extension in their services or re-employed after retirement, indicating also their names, educational qualifications with reasons?

Syed Fakhar Imam : The following Principals (two) of Islamabad Model Schools/Colleges have been given extension in service each for one year:-

(i) Mrs. F. H. Noor, Principal Islamabad Model College for Girls, F-7/4, Islamabad.-Upto 7-10-1992.

Qualifications:

Matric	II
F.A.	III
B.A.	II
B.T.	I
M.A. (History)	II
A.D.E. (London)	

(ii) Ch. Irshad M. Khan, Principal Islamabad College for Boys G-6/3, Islamabad.-Upto 27-2-1993.

Qualifications:

Matric	II
F.A.	III
B.A.	II
B.T.	II
M.A. (Isl. Studies)	II
M. Ed.	I

137. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Education be pleased to state the names and date of posting of the principals of Islamabad Model Schools and Colleges?

Syed Fakhar Imam : Details are at Annex 'A'.

Annex A

S. No.	Name	Date of Posting	Name of Institutions
1.	Mrs. E. N. Pirzada	04-11-1968	I.C.G, F-6/2, Islamabad
2.	Mrs. F. H. Noor	11-10-1973	I.M.C.G, F-7/4, Islamabad
3.	Mr. Shahid Shamsi	01-03-1981	I.M.C.B, F-8/4, Islamabad
4.	Mrs. A. K. Rizvi	01-11-1983	I.M.C.G, F-6/2, Islamabad
5.	Ch. Irshad M. Khan	21-07-1987	I.M.C.B, G-10/4, Islamabad
		18-04-1992	I.C.B, G-6/3, Islamabad
6.	Mr. Subhanullah	17-03-1991	I.C.B, G-6/3, Islamabad
		18-04-1992 (Officiating)	I.M.C.B, G-10/4, Islamabad
7.	Mrs. Shamim Humayun	02-02-1988	I.M.C.G, F-10/2, Islamabad
8.	Mr. M. Rafique Malik	17-03-1991 (Officiating)	I.M.C.B, F-7/3, Islamabad

138. ***Haji Malik Faridullah Khan :** Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which V.H.F. (PCO) recommended by Senator Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir out of his quota for the year 1991-92, will be installed in village Bharray (Baghpur Dhairi), Haripur, Hazara?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : By end September 1992.

139. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the details of Housing Schemes and other welfare projects developed by the Overseas Pakistanis Foundation for the Pakistani workers working abroad?

Mr. Ijaz-ul-Haq : (a) Housing Schemes.-The Overseas Pakistanis Foundation have so far developed/planned to develop eleven (11) Housing Schemes in Various parts of the country including Azad Kashmir. (Details at Annex-'A'.

(b) Other welfare projects developed by OPF.-Beside Housing Schemes OPF undertook/undertakes the welfare activities like;

(i) Organizing Free Eye Camps.

(ii) Donation of medical equipments and ambulances to basic health units, rural health centres and district hospitals.

(iii) Economic rehabilitation of disabled overseas Pakistanis.

(iv) Establishment of a child and maternity hospital at Dadu and 20-bed eye hospital at Mirpur, Azad Kashmir.

(v) Arrangement of study tours for children of Pakistani origin born abroad.

(vi) Financial Aid to destitute overseas Pakistanis.

(vii) Transportation of deceased overseas Pakistanis dead bodies free of cost.

(viii) Free Telex and Fax Service for overseas Pakistanis.

(ix) Payment of Rs. 6000 per head to Gulf War affectees.

(x) OPF working as agent of United Nations Compensation Commission for Gulf War affectees, in Pakistan.

(xi) Provide stipends to the School/College going children of overseas Pakistanis in Pakistan.

Annex-'A'

HOUSING COLONIES DEVELOPED BY OPF

S. No.	Name of Scheme	Year of Starting	Area	No. of Plots	Plot Allotted
1.	Chitterpari Housing Scheme Mirpur (A.K.)	1981	5640 Kanals (705 Acres)	Phase-I 1045 Phase-II 1015 Phase-III 240	Allotted Allotted Under Development
2.	Turbat Housing Scheme	1985	800 Kanals (100 Acres)	366	140 allotted

S. No.	Name of Scheme	Year of Starting	Area	No. of Plots	Plot Allotted
3.	OPF Colony Raiwind Road, Lahore	1987	2400 Kanals (300 Acres)	1571	Allotted
4.	OPF Colony Gujrat	1988	(32.25 Acres)	208	Allotted
5.	OPF Colony, Rewat	1988	772 Kanals (96.50 Acres)s	585	Under Enquiry
6.	OPF HOusing Scheme Dadu	1989	168 Kalans (21 Acres)	441	Under Allotment
7.	OPF Colony, Larkana	1989	225 Kanals (28 Acres)	427	Under Allotment
8.	OPF Colony, Peshawar	1990	1160 Kalans (145 Acres)	800	Under Planning
9.	OPF Colony, Faisalabad	1900	1600 Kanals (200 Acres)	1100	Under Planning
10.	OPF Colony Extension Raiwind Road, Lahore	1990	840 Kanals (105 Acres)	943	Under Planning
11.	Phase-II Lahore	1990	2000 Kanals (250 Acres)	1680	Under Enquiry

140. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Education be pleased to state the Pakistan degree equivalent to diploma in M.Sc. (Engg.) U.S.S.R.?

Syed Fakhar Imam : As per decision of 24th meeting of Equivalence Committee of University Grants Commission held on 3 July, 1989 Diploma (M.Sc.) in Engineering of 6 years studies (after 12 years schooling) from USSR is equivalent to M.Sc. (Engg.) degree from Pakistan.

141. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Education be pleased to state whether the University Grants Commission has constituted the Equivalence Committee, if so, its composition and functions?

Syed Fakhar Imam : University Grants Commission has constituted an Equivalence Committee, composition and functions of which are annexed.

'Annexure'

COMPOSITION AND FUNCTIONS OF EQUIVALENCE COMMITTEE OF UNIVERSITY GRANTS COMMISSION

1. Chairman, University Grants Commission. — *Chairman*

2. Whole-time Member, University Grants Commission.

3. Chairman, Vice-Chancellors, Committee.

4. Chairman, Inter-Board Committee of Chairman.

5. Representative of Federal Ministry of Education.

6. Director (Academics), University Grants Commission. — *Secretary*

Functions

(a) To consider mutual recognition of degrees and diplomas of Pakistan Universities.

(b) To decide all cases of equivalence of degrees and diplomas of foreign Universities Vis-a-Vis degrees and diplomas of Universities of Pakistan referred to Committee by Universities or Provincial or Federal Government.

(c) To determine equivalence of diplomas of institutions of higher education other than Universities for purpose of admission to the Universities.

(d) To review periodically equivalence of degree of various friendly countries maintaining bilateral relations with Pakistan and make recommendations thereon.

(e) To do all such other things as may be incidental or conducive to the fulfilment of above functions.

142. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the Government has appointed a commission for Islamization of Education system if so the names, qualifications and places of domicile of its Chairman and other members?

Syed Fakhar Imam : In pursuance of sub-section (2) of section 7 of the Enforcement of Shari'ah Act, 1991 (X of 1991), the Federal Government is pleased to appoint an Education Commission for Islamization of Education system. The names, qualifications and places of domicile of its Chairman and other members may be seen at Annex-I.

Annex-I

S. No.	Name	Qualifications	Place of Domicile
1.	Dr. N. A. Baloch.	Ph.D.	Sindh (Rural)
2.	Prof. Ms. Anita Ghulam Ali.	M.Sc.	Sindh (Urban)
3.	Prof. Hasnain Kazmi.	M.A.	Sindh (Urban)
4.	Dr. S. M. Zaman.	Ph.D.	Punjab.
5.	Dr. Jamil Jalibi.	Ph.D.	Sindh (Urban)
6.	Dr. Munir-ud-Din Chughtai.	Ph.D.	Punjab
7.	Dr. Justice (Retd.) Javed Iqbal.	Ph.D.	Punjab
8.	Mr. Justice Pir Muhammad Karam Shah Al-Azhari.		M.A. (Hons.) Punjab
9.	Mr. Justice (Retd.) Muhammad Zahoorul Haq.		M.A., L.L.B. Sindh (Urban)
10.	Dr. Rashid Ahmad Jullundhri.	Ph.D.	Punjab

S. No.	Name	Qualifications	Place of Domicile
11.	Dr. Zafar Ishaq Ansari.	Ph.D.	Sindh (Urban)
12.	Syed Sajjad Haider, Chairman, Education Commission, M.N.A.	Graduate	Punjab
13.	Mr. Mohammad Ali Khan Hoti, (Senator)		Graduate N.W.F.P.
14.	Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, (Senator)		M.A., L.L.B. Punjab
15.	Dr. Naseer-ul-Din Jogezai, (Senator)		M.B.B.S. Baluchistan
16.	Mr. Elahi Bukhsh Soomro, Federal Minister for Science and Technology.	M.Sc. Engg. (Civil)	Sindh (Urban)
17.	Allama Syed Muhammad Razi	Mujtahid E.F.F. (London)	Sindh (Urban)
18.	Mufti Muhammad RAfi Usmani	Fazil Darsai-Nizami. Specialization in Al-Afta.	Sindh (Urban)
19.	Maulana Moin-Uddin Lakhavi	Darsi-Nizami	Punjab
20.	Justice (Retd.) Dr. Shujat Ali Qadri		Darsi-Nizami Sindh (Urban)

143. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the Federal Government has approved the construction of a Bridge on River Indus near Sukkur if so, the time by which construction will start?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Yes; the project for construction of a new bridge at Sukkur has been approved. The work on the project will start during 1992-93.

144. ***Syed Abdullah Shah :** Will the Minister for Education be pleased to state the steps taken by the Government for the teaching of and training in Shariah Islamic Jurisprudence Islamic law and Arabic language?

Syed Fakhar Imam : A Committee has been constituted by University Grants Commission/Ministry of Education to make in-depth studies and propose measures for teaching and training in Shariah so as to translate provisions of shariah Act into practical reality. A Committee has also been constituted by Ministry of Religious Affairs to review curricula and syllabi of training institutions of Establishment Division. Further action will be taken on receipt of reports of these Committees.

145. ***Prof. Khurshid Ahmad :** Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to privatize the Postal Department?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : No.

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جی ہاں، dualization ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman : End at the question hour all the other answers are taken as read and placed on the table of the house leave application.

LEAVE OF ABSENCE

قاضی حسین احمد صاحب، وجو:ت کی بنا پر ۲۹ جون اور یکم جولائی کو اجلاس میں لاکسلا نہیں کر سکے اس سکے انہوں نے ان حسین بار ۹ں ہو سکے اجلاس ئی رخصت کی درنہواست کی ہے۔ کیا ا-ان ان کی رخصت کی درنہواست منظور حسین با ہے۔

(رخصت کی درنہواست منظور کی گئی)

رہدری امیر حسین صاحب، باسازی طبع ہو بنا پر آج اجلاس میں لاکسلا نہیں کر سکیں گے۔

PRIVILEGE MOTION

اب ہم تحریک استحقاق کو لیتے ۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

RE-ADMISSION OF A PRIVILEGE MOTION AGAINST A SENATOR IN THE PROVINCIAL ASSEMBLY

<u>ایک معزز رکن</u>: وہ واک آؤٹ کر

<u>جناب صامین</u>: صاحب، آپ کے سارے وست ان کو کر لائیں۔

(قدرے قف)

اسی دوران میں دو ہ لیتے ۔ جناب شہزاد گل صاحب، آپ کا ایک پرون مو ہے۔

Mr. Shehzad Gul : Sir I beg to move :

> "that my privilege has been breached by the following namely:–
>
> > On my initiation the Minister for Irrigation NWFP sanctioned and latest constructed two small bridges, Upper Swat Kenal, near villages Kanoobaba and Lundeshah NPF-21 Mardan Fort.

<u>جناب صامین</u>: ٹ، ا پ صاحب، آپ ذرا ان کے مو پرت ر کریں۔ وزیر قانون صاحب نہیں ۔ ٹ فظ پشاور متعلق ہے۔ ٹ،

Mr. Shahzad Gul : Later, since the Minister asked me to perform the opening ceremony of the bridges, so accordingly, I performed the opening ceremany in functions organized and arranged by the Irrigation Department. However, the MPA of the area has taken exception and moved a privilege motion in the Provincial Assembly contending that his privilege has been breached. He has further demanded the removal of the stones on that bridge. Incidentally the Speaker Provincial Assembly had admitted the Privilege Motion and referred it to the concerned committee for

examination and report. This development has resulted into the breach of my privilege as a Senator and public representative of the area. Since none of my actions in anyway constituted a breach of privilege of the MPA and his motion should have been rejected. I would therefore, request that my privilege motion may kindly be admitted.

جناب چیئرمین: چوہدری اسد الرحمٰن صاحب، آپ کے پاس کوئی information ہے۔

سردار یعقوب خان ناصر: جناب یہ سٹیٹ اینڈ فرنٹیئر ریجن کو بھیجا گیا، ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں آیا، یہ صوبائی اسمبلی سے متعلق ہے، یہاں اس کا کسی ڈویژن اور محکمے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے۔

چوہدری اسد الرحمٰن: جناب چیئرمین، جہاں تک اس پروویلج موشن کی legal aspect کا تعلق ہے، اس حوالے سے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پہلے واقعاتی بات سامنے آجائے نا، دیکھیں نا، اس میں یہ ہوتا ہے۔ According to the honourable Senator. کہتے ہیں کہ اس کے بارے میں صوبائی اسمبلی میں کوئی تحریک استحقاق پیش ہوئی اور اب پھر انہوں نے یہاں دے دی ہے۔ اب جو ملک میں مختلف ادارے ہوتے ہیں، صوبائی اسمبلیاں ہیں، نیشنل اسمبلی اور سینٹ ہے، ان میں آپس کا ایک احترام ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ اگر میرے پاس صوبائی اسمبلی کے بارے میں پروویلج موشن آئے گا تو مجھے ان کو بھیج دینا چاہیے۔ And this is what we do. تو مہربانی کر کے آپ ذرا پتہ کرلیں please find out the facts of this case.

چوہدری اسد الرحمٰن: جناب چیئرمین! جب میں نے یہ موشن پڑھی ہے تو معزز سینٹر صاحب کچھ فرمائیں گے کہیں بھی یہ درج نہیں ہے، یہ پریویلج موشن ان کے خلاف ہے اس ایم پی اے صاحب نے یہ کہا ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے clear this fact with the Speaker of the Provincial Assembly and please find out the facts کہ کیا ہے. and then we will take it up.

چوہدری اسدالرحمٰن: ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی چونکہ یہ بھی دیکھ لیں گے کہ ایڈمٹ ہوا ہے یا نہیں اور کیا facts ہیں کیا بات ہے۔ Because we would like to maintain this respect that we should have between various democratic institutions. As I said the tradition is that if I receive a privilege motion in respect of the Provincial Assembly, I would send it to the Provincial Assembly for dealing with the Motion rather than dealing it myself and I expect that the other assemblies would follow the same traditions. یہ ایک آپس کے احترام اور respect کی بات ہوتی ہے۔ please find out and then we will take it up. ٹھیک ہے شہزاد صاحب یہ ہم دیکھ لیں گے۔

جناب شہزاد گل: ٹھیک ہے جی۔ مجھے پتہ ہے جی کہ پریویلج موشن ایڈمنٹ کر لیا ہے۔ تو بہر حال۔

جناب چیئرمین: وہ پتہ کر لیں گے۔

جناب شہزاد گل: ٹھیک ہے جی پتہ کر لیں۔

جناب چیئرمین: حافظ حسین احمد صاحب۔ ابھی تک آئے نہیں۔

جناب محمد اعظم خان ہوتی: جناب والا یہ تو سوال بنتا تھا پریویلج تو بنتا ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جب آئیں گے تو لے لیں گے۔ تحریک التواء۔ جی اقبال حیدر صاحب نہیں ہیں۔ کل انہوں نے ستار ایدھی صاحب کے بارے میں ایک تحریک

And I wanted the honourable member to give me پیش کی تھی

information, also the Finance Minister is here, could you give your statement on that?

جناب سر تاج عزیز: جناب سب سے پہلے تو جو ایڈ جر نمنٹ موشن فرنٹیئر پوسٹ کی خبر یہ base ہے رپورٹ نے اس کو صحیح version نہیں دیا ہے exaggerate کیا ہے لیکن جہاں تک facts کا تعلق ہے وہ بھی چونکہ رولز کے مطابق hypothetical question ہے اس لئے یہ ایڈ جر نمنٹ موشن نہیں بنتا۔ اس وقت جو فاؤنڈیشن ہیں یا charitable organization ہیں۔ان کو بعض رعایتیں حاصل ہیں۔ لیکن اس کے بارے میں کچھ قائدے قانون ہیں۔ مثلاً جو محکمہ انکم ٹیکس کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں وہ اپنے مالی معاملات رولز کے مطابق regulate کریں۔ یہ رجسٹریشن ہر سال ہوتی ہے اور انکم جو ہے bank deposits سے وہ بھی taxable ہوتی ہیں اب ان کو جو مشکلات ہوئیں یہ حال ہی کی نہیں کئی سالوں سے ہیں کیونکہ رولز کے مطابق جو چیزیں ان کو پوری کرنی ہیں کہ وہ پوری list دیں کہ donations کہاں سے ان کو بہت سی donations an onymcus ملتی ہیں تو وہ بتا نہیں سکتے کہ کہاں سے آئی ہیں۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ اس پر جو ہم withholding tax مختلف bank depositers...... پہلے اقبال حیدر صاحب کی پارٹی کے زمانے میں ہی انہوں نے خاص ڈیپازٹس کی سکیم abolish کر دی وہ ٹیکس exempt تھے۔ اس کے بدلے ایک اور چیز نہیں لائے تو وجو باقی اس کے متبادل طریقے تھے کہ بینک میں رکھا تو اس پر ٹیکس لگنا شروع ہوا، تو ہم نے اس کو بڑی systematically لیا جبکہ یہ جیسے خبر آئی کہ یہ مشکلات ہیں، میں نے ان کو 21 مئی کو خط لکھا کہ آپ کی کیا مشکلات ہیں آپ مجھے لکھیں۔ انہوں نے مجھے اپنی ساری مشکلات لکھیں تو ابھی حال ہی میں جو حکومت نے final پالیسی دی، وہ خط میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں کہ

"جہاں تک آپ کی دونوں foundations کی رجسٹریشن کا تعلق ہے متعلقہ ریجنل کمشنر کو ہدایت کی دی گئی ہے کہ آئندہ سالوں میں ایسی تجدیدی درخواست ملنے پر 24 گھنٹے کے اندر بغیر کسی پوچھ گچھ کے وہ رجسٹریشن کر دیا کریں۔ یعنی ان سے تفصیل نہ مانگیں۔ جہاں تک بینک میں جمع پونجی پر ٹیکس کٹوتی کا مسئلہ ہے اس کے متعلق بھی سی بی آر کو ہدایت دے دی گئی ہے کہ پچھلے سالوں کے بارے میں آپ سے کوئی تفصیل نہ مانگے کہ regarding the donations اور ان کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ کیجیئے we have give them special exemption جو ٹیکس بینک میں خود بخود کٹ جاتا ہے وہ ٹیکس جتنا کٹے گا سال ختم ہونے کے بعد اتنی رقم حکومت آپ کو بطور عطیہ واپس کر دے گی کیونکہ ہم rule کو تو change نہیں کر سکتے ٹلیس کٹے گا لیکن جتنا ٹیکس ہم کاٹیں گے اتنا ٹیکس ہم as a refund ان کو واپس کر دیں گے۔ آپ کے ہاں احتیاط کے لئے اب فیڈرل انو لیکن بانڈ یا دوسری سیکورٹیز میں رکھنے پر کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں ایک سینئیر افسر کو آپ کے متعلقہ افسران کے پاس بھیج دوں گا تاکہ وہ آپ کو صحیح مشوہ دے سکے کہ ان رقوم کو کہاں رکھا جائے اور جو منافع ان رقوم پر ملے گا اس کو بھی ہم ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیں گے۔ اس طرح آپ کو باہر سے تحفے ملتے ہیں یا تو جہازوں وغیرہ کے لئے پرزے اس کی کسٹم ڈیوٹی سے بھی مستثنیٰ قرار دے دیا جائے۔ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ قوم کے لئے آپ کی بے لوث خدمات کی ہمارے دل میں بڑی قدر ہے۔ اس لئے ہماری بے انتہا دعا ہے کہ خدا آپ کو لمبی عمر دے تاکہ آپ قوم کی اس طرح خدمت کر سکیں"۔ ان کا مجھے پرسوں ہی جواب ملا ہے ۲۸ جون والا جس میں لیکن ں نے لکھا ہے کہ۔

"آپ کا خط مجھے ملا اس سے میرا حوصلہ بہت زیادہ بلند ہوا ہے اس کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون و شکر گزار ہوں آپ کا یہ تعاون انشاء اللہ میرے فلاحی کاموں کو آگے بڑھانے میں معاون و مددگار ثابت ہوگا۔ میرے تمامتر کوشش یہ ہے کہ پاکستان کو ایک مثالی فلاحی مملکت بنایا جائے کیونکہ حکومت کو اپنے محدود وسائل میں رہ کر عوام کے تمام

مسائل حل کرنا مشکل ہے۔ میں آج جو کچھ بھی ہوں وہ پاکستان کی وجہ سے ہوں۔ میں اپنی ذاتی سے قانون کا انشاءا احترام کرتا رہوں گا۔ ایک بار پھر ایدھی فاؤنڈیشن کی رجسٹریشن میں درپیش مسائل اور دیگر مسائل کے حل کرنے میں آپ کا بے حد ہوں۔

یہ ان کا کل ہی مجھے خط ملا ہے تو اس میں صورتحال غلط ہے اور ہم نے اس کو tinker نہیں کیا اور جو مسائل تھے ان کو صحیح طریقے سے حل کیا ہے۔ شکریہ۔

<u>جناب چیئرمین:</u> شکریہ جی! یہ اپنے خط اور اس کے جواب کی کاپی اگر یہاں مجھے دے دیں چونکہ اقبال حیدر صاحب ہیں نہیں۔

<u>جناب سرتاج عزیز:</u> ٹھیک ہے جی یہ ویسے بھی میں ان کو والا تھا۔ آپ نے issue کو اٹھایا ہے مسئلہ حل ہو گیا ہے لہٰذا اسے ریکارڈ میں بھی ڈالتا ہوں اور ان کو بھی بھیج دوں گا۔

<u>جناب چیئرمین:</u> ٹھیک ہے جی بڑی مہربانی۔ اگلا تحریک التواء اقبال حیدر صاحب next میر عبدالجبار صاحب next حافظ حسین احمد صاحب next پروفیسر خورشید صاحب بھی نہیں ہیں۔ یہ سب نہیں ہیں تو اب۔

<u>ایک آواز:</u> وہ واک آوٹ پر ہیں۔

<u>جناب چیئرمین:</u> جی ہاں ان کا پتہ چل جائے ناں کہ آرہے ہیں یا نہیں۔ if we can get definite information.

(interruption)

Mr. Chairman : Muhammad Ali Khan Sahib, you want me to adjourn for a few minutes.

(Pause)

Mr. Chairman : So, I adjourn for 15 minutes.

(اجلاس کی کارروائی 15 منٹ کیلئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفے ہو بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی)

جناب صاامین: حافظ حسین احمد صاحب ہیں ان کا ایک پرر ن موشن ہے۔ آر ہے ہیں۔

رہدری عبدا کہ ر: آگئے ہیں۔ ن ریزولیوشن کا وقفہ تو نہیں ہے۔ میں دو منٹ بات کر لیتا ہوں اس ہو بعد اگر آپ ضروری سمجھیں۔

جناب صاامین: کس مسئلے پر بات کرنی ہے۔

رہدری عبدا کہ ر: ن جو با حمٹ ہوا نی اس بارے میں میں ایک) دینا ہے قفے ہوں ابھی جو نہیں لیے شن ہو ممبران کی کرف ئی بات ہوئی اے ڈی لسا میں کہا گیا ہے کہ ۵۰ شر کھ رو قفہ کی سکیمیں irrespect of harty affiliation ہر سینیٹر کو جو دی گئی ہیں اس ہو ڈبق پر وٹیسٹ ن ہوا ہے ایک کروینامٹ شر کھ کی سکیمیں مانگی گئیں اور ۵۰ شر کھ کی سکیمیں منظور کی گئی یا منظور ہونی باقی ہیں اس لئے پروٹیسٹ ن نی کہ ن discrimination جنا کیاٹ موا ورن تما ممبران کو at par کریں میں نے اس بارے میں explanation دیتے ہو مو کاض کیا ہے گزشتہ حکومت ہو دور میں جو کچھ بھی ہوا ہے کسی کو ٹکہ ۵ یا نہیں ۵، اس کو چھوپاتے ہو مو ،ری گورنمنٹ نے ن سینیٹر کیا کہ اس روایت کو جنا کیاٹ مو۔ اے ڈی لسا جو ہے وہ نہیں ری۔ پر اور ممبران ہو حلقے میں حاچ ہو یاں ہیے چنانچہ طے ن ہوا کہ indiscriminatiory حر مارٹی affiliation کو ، کور لیے ہو مو ہر ممبر تے ا حکو اور ، ہر سینیٹر کو ۵۰ شر کھ کی یں مک، ان کی اٹیٹسٹ میں چھا ہو ڈبق جس)وہ مناب ، ہیں، وہ سکیمیں ان ہو حلقے میں منظوٹ ئیں اور جو بورڈ کل گورنمنٹ ہو تحت کا کرر : ہے اس ہو approve کرنے ہو بعد ان ہو ںکیلیے release کیئٹ ئیں۔ ہر ں مک باقی مرٹ کا

تعلق ہے وہ یہ ہے کے discretionary فنڈ میں موجود ہے اس میں قومی سطح کی اور قومی مفاد کی قوں کو earmark کیا جا موا ور ان کی نشاندہی کی جا مو بورڈ فیصلہ کرے کہ اس میں کونسی ا د سکیمیں ہیں جن کو یہ ہے صاحب اپنے ڈسکریشنری فنڈ سے اجازت دے دیں لیکن اب ان کہا گیا ہے کہ اس بجٹ کو ممبران کی ڈسکریشن پر چھوڑا جا مو۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ باتیں ان کی کر تعلق سے کے سے ہیں جن griemances کو ear کیا گیا ہے اور یہاں protest کیا گیا ہے ٹا میرے نسی تھ لیکن ں نے ڈسکس د کیا ہے تو اس لحاظ سے میں لیکن د تو اس پوز زمیں پوکے ں کہ ابھی commitment ان کو دے دوں لیکن ن میں ضرور کروں گا کہ . میٹنگ میں اور نار سا میٹنگ میں بھی اس بجٹ کو صا طور پر plead کرتے کے مو اس بجٹ کو رکھا جا مو گا لیکن still میں نے ان کو ا کہر گا کہا ہے کہ جس کر سہ یہ ہے صاحب سندھ گئے اور مجھے صحیح تے پو ہے کہ وہاں بو ارب روپے کی ٹا کتنے روپے کی سکیمیں sanction کے ئیں۔ ن اسی discretionary فنڈ سے ہے۔ کسی ڈ بے کے حالات کو مد کو ر لیکن کے مو سکیمیں تے کو uplift کرنے کے لئے خا جا کو منظور کیا جا مو۔ میں نے بہرحال او لاہ کیا ہے کہ اس کی تما لیکن امیر جن کو مار سا میٹنگ میں بھی اور میں بھی ہم اس کو reconsider کر دیں گے۔

جناب صاحب: سندھا حسین امفا صاحب سطح پ کا ایکفنڈ پر رہی ہو مو کہ ہے۔

ہدری عبدا فنڈرہا: جناب ن لیکن ں نے . بانی کی ہے کہ فا صا دو ۔۔وا ہا سطح مو۔ میں ان کا مشکور کے ں کہ نسی رے دو ۔۔وا سطح مو ہیں۔

جناب صاحب: جناب بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar : Sir, my request is that we have been considering the honourable Minister's suggestion, we do not want any discretion to be given to anyone at all. This is something to do with the National development. So we feel that the amount should be sanctioned equally for every member of the Parliament.

جناب چیئرمین: حاجی آپ کا نکتہ نظر لیا ہے۔ Now I cannot resolve it at this stage.

Mr. Yahya Bakhtiar : No, no I was moving a resolution.

جناب چیئرمین: ریزولیوشن کیسے موو کر سکتے How can I allow it? You see I can't allow, there is no provision in the rule that I can allow a resolution to be moved on a Government day by a private member without examining it, without ballot, without any regard to procedures. حافظ حسین چیئرمین صاحب کا آپ کا پریلج موو ہے۔

حافظ حسین احمد: میں واک آؤٹ پر ہوں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ٹ۔ سکے جر مو اقبال حامد چیئرمین صاحب، پرو پ خورشید چیئرمین صاحب ۔اقبال حامد چیئرمین صاحب چیئرمین سکے جر مو ہے۔ آپ کر مد کہ نہیں۔ اٹ آپ ٹ رہے ۔

(اپوزیشن اس حر پر واک آؤٹ کر)

جناب چیئرمین : جو rules مین اس ہو مطابق کرو ٹھیک۔ legislative business نظر ٹیک اپ کر لیتے مو۔

رہدری عبدالکر: قبل اس ہو کہ آپ لموع کر مد میں انکو بات کی انکو فقرے میں جنامنٹ قیا یناں ہتا ہوں۔ یہ جو بات میں نے آپ ہو سا وکی ہے اس بات پر . متفق ہو موا اور و.ں بیٹھ کر ہوا کہ آپ یہ جنامنٹ قیا ے قیا مد۔ یہ رے grievances جو یہ place کر قیا مد before the party meeting and before the Cabinet میں نے ایہ و لمہ کیا کہ میں چیئر ور پر اس اجوق سکین ہا ہوں اور اس

کو ہم reconsider کریں گے اور آپ کے پورے دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے میں کہوں گا کہ اس کو آپ جو دوبارہ کریں۔ اس پر اینگری ہوئے اور دوبارہ تشریف لے آئے لیکن اس دوران آپ نے پندرہ بیس منٹ کے لئے ہاؤس ایڈ جرن کر دیا And no such argeement or no such best......

جناب چیئرمین: ریزولیوشن کا کوئی پروسیجر بھی نہیں I have no power میرے پاس کوئی اختیار نہیں ہے گورنمنٹ ڈے پر پرائیویٹ ممبر کی ریزولیوشن without ballat without examining it, without any rule میں کیسے لے آؤں۔

چوہدری عبدالغفور: اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتنی۔۔

جناب چیئرمین: میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں کہ please help me in In conducting the House according to the rules. اس میں میری مجبوری ہے اگر میں آج rules کو اس طرح رکھوں تو کل کو کیسے چلاؤں گا۔ I can't do it میں نے ایڈ جرن کیا تاکہ آپ لوگ آپس میں کوئی تصفیہ کر لیں۔ I hope you will help me in conducting the House as fairly and in accordance with the rules کیونکہ ایڈ جرنمنٹ Now we proceed to the next item موشن ہیں اقبال حیدر صاحب کے اور پروفیسر خورشید صاحب کے وہ آج نہیں ہیں۔ تو On the next this is the Bill to provide for regularizeation of the appointments of certain Medical Officers. اس پر مزید کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سیّد فصیح اقبال: اس پر ہیلتھ منسٹر کا بیان آنا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب آپ اس پر بیان دے دیں۔

چوہدری عبدالغفور: جناب اس کے لئے طے یہ ہوا تھا کہ اس پر پہلے امیر حسین صاحب بیان دے چکے ہیں اور یہی بات طے وئی کہ باقی لوگوں کو اس خدشے کے پیش نظر کہ ۳۱ جون تک ملازمین ختم نہ کی جائیں بلکہ اس کو دوبارہ کنسڈر کر کے at par لایا جائے اور یہی بات پہلے دن طے ہوئی تھی کہ گورنمنٹ discriminations نہ برتے۔ جس ڈیٹ کو طے کیا جاتا ہے تو فیڈرل کی ایڈھاک کی جو ملازمتیں ہیں ان کو اسی ڈیٹ سے regularise کیا جائے۔ چنانچہ پہلے یہ بات تھی یہ بل ۱۲ اکتوبر یا کسی ڈیٹ تک تھا لیکن طے یہ ہوا ہے کہ ۱۵ نومبر ۷۷ء تک تمام ایڈھاک ملازمتوں کو ریگولرائز کر دیا جائے اور اس بل کو ابھی پاس کر دیا جائے باقی جو ڈیپارٹمنٹ ہیں ان کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ ایک ہی unified بل کے تحت وہ سارے لئے آئیں جتنی ملازمتیں بقایا ہیں ان کے رولز ریگولیشن طے کر لیں کہ کس طرح ان کوالیفیکیشن کی determination کرنی ہے اور جس طرح کہا تھا کہ کسی سے discrimination نہ ہو۔ اس بل کو پاس کر دیا جائے اور باقی ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کر دی ہے۔۔

جناب چیئرمین: اس میں پھر ترمیم کی ضرورت نہیں۔

چوہدری عبدالغفور: بالکل ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پھر وہ چینج لائیں گے وہ کیسے لائیں گے۔

چوہدری عبدالغفور: یہ ایگری ہو گیا۔ جام کرارالدین صاحب۔

Jam Karraruddin : Sir, what about cut out date for the regularization of those.

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب وہ پوچھ رہے ہیں کہ cotout date کون سی آپ رکھیں گے۔

چوہدری عبدالغفور: سینیٹر صاحبان کی موجودگی میں پرائم منسٹر صاحب نے ۱۵ نومبر ۸۸ء طے کی تھی یہ سارے حضرات موجود تھے اور اگر یہ اس میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں تو پھر دوبارہ پرائم منسٹر صاحب کے پاس جانا پڑے گا۔ چونکہ وہاں یہ طے ہوا تھا۔

THE MEDICAL OFFICERS (REGULARIZATION OF APPOINTMENTS) BILL, 1992

Mr. Chairman : I put the motion before the house. It has been moved by the Minister for Law:

> "that the Bill to provide for regularization of appointments of certain Medical Officers appointed on ad hoc basis. The Medical Officers (regularization of appointment) Bill 1992, as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The motion is adopted.

Now we will take up the Bill clause by clause. There are certain amendments, there are amendments to clause 2 by Syed Abdullah Shah Sahib. Not present. Again there is an amendment in the name of Iqbal Haider and Syed Abdullah Shah. Not present. So I will put the, or anybody else wants to say anything about clause 2. So I will put clause 2 before the house. The question is:
"that clause 2 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Next is clause 3. There are amendments in clause 3 in the name of Syed Abdullah Shah Sahib. Not present. Syed Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider : Sir, there is no quorum in this House.

Mr. Chairman : Yes we may count. Please count.

(interruption)

Mr. Chairman : The house is in quorum.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ کورم ہے۔

The question is;

"That Clause 3 forms part of the Bill"

Mr. Shahzad Gul : There is an amendment of mine.

Mr. Chairman : You are right. In Clause 3 there is an amendment in the name of Shahzad Gul.

Mr. Shahzad Gul : Sir, I beg to move:-

"that in clause 3, in sub-clause (1), the words 'with effect from the date of the commencement of this Act', occurring in the ninth and tenth lines, be deleted".

جناب چیئرمین: جناب اس کی وضاحت کر دیں کہ اس کا کیا مقصد ہے۔ Is this amendment being opposed?

Chaudhry Abdul Ghafoor : Opposed.

جناب شہزاد گل: جناب والا، ایڈھاک ڈاکٹروں کی سروسز کو regularize کیا جارہا ہے۔ ان ڈاکٹروں کی اپوائنٹمنٹ ہو چکی ہے کسی کی ایک سال پہلے ہوئی تھی اور کسی کی دو سال پہلے ہوئی تھی پانچ سال پہلے ہوئی تھی اب جب ان کی سروسز کو ریگولرائز کیا جارہا then from the commencement of this Act تو جو ان کی پچھلی سروس ہے، وہ سروس رائیگان چلی جائے گی اس لئے میں نے یہ ترمیم دی ہے کہ from the date of appointment لیا جائے۔ یعنی جب سے ان کی نوکری کی ابتدا ہوئی ہے اس تاریخ سے ان کی سروس کو ریگولرائز کیا جائے یہ نہیں from the commencement of this Act سے اسے ریگولرائز کیا جائے۔

Mr. Chairman : Thank you. Now I put the amendment to the vote of the House. It has been moved by Mr. Shahzad Gul that Clause 3 be amended in the following manner :

that clause 3 be amended.

"that in clause 3, in sub-clause (1), the words 'with effect from the date of the commencement of this Act', occurring in the ninth and tenth lines, be deleted".

(Motion was negatived)

Mr. Chairman : The amendment stands rejected.

جناب شہزاد گل: جناب والا، میری اس کلاز میں اور بھی ترمیم ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی کوئی اور بھی ترمیم ہے اس میں۔

جناب شہزاد گل: جی ہاں،

Sir, I beg to move that in clause 3, for sub-clause (2) the following be substituted, namely:–

"(2) An order under sub-section (1) shall not be made in respect of a person unless, in the opinion of the Committee referred to, in sub-section (3), his service record and antecedents have been verified as satisfactory".

Mr. Chairman : It is also being opposed?

Chaudhry Abdul Ghafoor : Yes Sir.

جناب شہزاد گل: جناب والا، تصور تو یہ کیا جا رہا ہے کہ فی الحال ڈاکٹر جو ہیں ان کی سروس کو ریگولرائز کیا جا رہا ہے اس اس provision کی موجودگی میں ایسا دکھائی دیتا ہے کہ کوئی pick and choose ہو رہا ہے ورنہ جب ڈاکٹر initially adhoc basis پر appoint ہوئے تھے تو وہ qualified تھے، ان کی age بھی پوری تھی ان کی تمام ریگوائرمنٹ پوری

تھیں تبھی تو وہ کہیں جا کر appoint ہوئے تھے adhoc basis پر، اور اب یہ کہا جا رہا ہے کہ جو ڈاکٹر ریگولرائز کئے جائیں گے ان کے character, antecedent کو دیکھا جائے گا ان کی سروس کو دیکھا جائے گا، ان کے ڈومیسائل، کوالیفیکیشن، تجربہ، سب کو دیکھا جائے گا تب ہی کہیں جا کر ان کی سروس کو ریگورلرائز کیا جائے گا۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے گی اور کمیٹی اس کا جائزہ لے گی۔ میری گزارش یہ ہے کہ کمیٹی جائزہ ضرور لے لیکن جب متعلقہ ڈاکٹر کی اے سی آر موجود ہے، سروس ریکارڈ موجود ہے، اگر اس کا سروس ریکارڈ اچھا ہے، اس کی اے سی آر میں entries اچھی ہیں، اور antecedent ان کا اچھا ہے اور تجربہ پہلے ہی ہے۔ کیونکہ وہ پہلے ہی کام کر رہا ہے اگر اس ملازمت سے پہلے اس کا تجربہ نہیں تھا تو کوئی بات نہیں اب تو اس کا تجربہ ہو گیا ہے، کوالیفیکیشن تو بحیثیت ڈاکٹر اس کی ہے کیونکہ انجینیئر تو بطور ڈاکٹر بھرتی نہیں ہوا تھا، ڈاکٹر تھا تب ہی appoint ہوا۔ اب ڈومیسائل بھی اس کا صحیح تھا۔ تو ان چیزوں کی موجودگی میں نئے سرے سے ساری چیزوں کا جائزہ لینا، یہ اس طرح ہے کہ جیسے کوئی pick and choose ہو رہا ہے، کسی کو رکھا جائے گا اور کسی کو نہیں رکھا جائے گا تو جس طرح یہ ایڈہاک ڈاکٹروں کی سروسز کو regularize کیا جا رہا ہے یہ غلط ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے ڈاکٹروں کو ریگولرائز نہیں کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح پچھلے دنوں چند ایڈہاک انجینیئروں کا مسئلہ تھا، سینٹ کے احاطہ میں وہ گھوم رہے تھے، چلا رہے تھے، انہوں نے ایک representation وزیراعظم کی خدمت میں کی تھی جس کے جواب میں وزیراعظم صاحب نے ۳۱ دسمبر تک توسیع دے دی ہے کہ ۳۱ دسمبر تک ان کو نہیں چھیڑا جائے گا لیکن جب یہ ڈاکٹروں کے متعلق ایک قانون لایا جا رہا ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی خامی نہیں رہنے دی جانی چاہئے جس سے چند کو چھوڑا جا سکے کیونکہ بعد میں وہ بھی چلائیں گے اور کہیں گے کہ بعض کو لے لیا ہے اور بعض کو نہیں لیا ہے اس لئے discrimination نہیں ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، گردیزی صاحب۔

سیّد تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! ان کے جو خدشات ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں اس میں کسی قسم کی کوئی discrimination نہیں ہوگی اور جہاں تک experienceکا تعلق ہے اور ان کی qualification کا تعلق ہے، یہ خود ہی فرمارہے ہیں کہ وہ qualification پوری ہونے کی صورت میں ہی رکھے گئے ہوں گے اور جب qualification اور experience سامنے ہوگا تو ظاہر ہے کہ ان کو کیسے نکالا جاسکتا ہے اس میں کسی طرح کی discrimination نہیں ہے، وہ صرف as a check رکھا گیا ہے کیونکہ بعض اوقات ایسے بھی ایڈھاک ڈاکٹر appoint ہوئے ہیں جن کی experience صحیح نہیں ہے یا qualification میں کوئی کمی بیشی ہوگی، ان کو چیک کرنے کے لئے یہ چیزیں رکھی گئی ہیں otherwise جن کی اے سی آر یا qualification صحیح ہیں، ان کو کسی قسم کی کوئی discrimination نہیں آئے گی۔

Mr. Chairman : Now I will put the two amendments separately. First amendment by mr. Shahzad Gul is that in clause 3.

Syed Tasneem Nawaz Gardezai : First has already been rejected.

Mr. Chairman : Then I put the second amendment that it has been moved by Mr. Shahzad Gul :

that in clause 3, for sub-clause (2) the following be substituted, namely:-

> "(2) An order under sub-section (1) shall not be made in respect of a person unless, in the opinion of the Committee referred to in sub-section (3), his service record and antecedents have been verified as satisfactory".

(Motion was negatived)

Mr. Chairman : The amendment stands rejected. Now the question before the House is :

"that Clause 3 forms part of the Bill".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : So, clause 3 forms part of the Bill. The question is :

that clause 4 forms part of the Bill.

شہزاد گل صاحب، اس میں آپ کی کوئی امنڈ منٹ ہے۔

<u>جناب شہزاد گل:</u> جی، یہ سینارٹی کے متعلق ہے۔

Sir, I beg to move "that in clause 4, in sub-clause (1), for the word 'Junior', occurring in the second line, the word 'Senior' be substituted".

Mr. Chairman : Is it being opposed?

Syed Tasneem Nawaz Gardezai : Opposed.

<u>جناب چیئرمین:</u> جی، فرمایئے جی، کہ یہ کیا امنڈ منٹ ہے۔

<u>جناب شہزاد گل:</u> یہ ہے جی کہ جب ان ایڈھاک ڈاکٹروں کو جونیئر تصور کیا جائے گا اور ان کی سروس جو ہے وہ from the date of appointment نہیں کی جائے گی، کل ایک ڈاکٹر اپوائنٹ ہوتا ہے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی طرف سے یا ریگولر بنیاد پر تو وہ ان ڈاکٹروں سے سینیئر ہوگا جو کہ ایڈھاک ہیں وہ جونیئر ہوگا۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ جو ایڈھاک ڈاکٹر ہیں ان کو اگر ریگولرائز کیا جائے تو انہیں اس تاریخ سے ریگولرائز کیا جائے جس تاریخ سے یہ ایڈھاک بھرتی کئے گئے تھے۔ ایسا نہ ہو کہ اسے کلبھرتی کئے گئے ڈاکٹر سے جونیئر رکھا جائے۔ اس وجہ سے میں نے یہ امنڈ منٹ پیش کی ہے۔

<u>جناب چیئرمین:</u> سیّد تسنیم نواز گردیزی۔

<u>سیّد تسنیم نواز گردیزی:</u> گزارش یہ ہے کہ ان کو اس پر بڑا غور کرنا چاہئے کیونکہ جو ڈاکٹر پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ آئے ہیں through proper channel تو ہم ان کی سینیارٹی کو کس طرح undermine کر سکتے ہیں ان ڈاکٹرز سے جو ایڈھاک basis پر آئے ہیں۔ یہ بھی یوں سمجھ لیں کہ یہ گورنمنٹ کی مہربانی ہے کہ ان ایڈھاک ڈاکٹروں کو ریگولرائز کر رہی ہے اور جو ڈاکٹر ریگولر طریقے سے through Public Service Commission آئے ہیں چونکہ آئندہ بھی گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ through Public Service Commission ڈاکٹرز آئیں تو جو ڈاکٹر پہلے بذریعہ پبلک سروس کمشن آئے ہیں، ان کا اس سے کس طرح حق مارا جاسکتا ہے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے۔

Mr. Chairman : So, the amendment, I put it to the vote of the House. It has been moved by Mr. Shahzad Gul:-

> "that in clause 8, in sub-clause (1), for the word 'junior', occurring in the second line, the word 'senior' be substituted".

(Motion was negatived)

Mr. Chairman : The amendment stands rejected. The question before the House is:-

> "that Clause 4 forms part of the Bill".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : clause 4 forms part of the Bill. The question is:-

> "that Clause 1, Short Title and Commencement form part of the Bill".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 1, Short Title and Commencement does form part of the Bill. Next Item No. 4.

Mr. Tanseem Nawaz Gardezi : Sir, I beg to move-

> "that the Bill to provide for the regularization of the appointments of certain medical officers appointed on ad hoc basis of [The Medical Officers (Regularization of Appointments) Bill, 1992], be passed".

Mr. Chairman : It has been moved-

> "that the Bill to provide for the regularization of the appointments of certain medical officers appointed on ad hoc basis of [The Medical Officers (Regularization of Appointments) Bill, 1992], be passed".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The Medical Officers (Regularization of Appointments) Bill, 1992 is passed.

Next Item No. 5.

THE ESTABLISHMENT OF [THE SPECIAL COURTS FOR SPEEDY TRIALS BILL, 1992

Ch. Abdul Ghafoor : Mr. Chairman, I move-

> "that the Bill to provide for the Establishment of Special Courts for Speedy Trial [The Special Courts for Speedy Trials Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman : It has been moved-

> "that the Bill to provide for the Establishment of Special Courts for Speedy Trial [The Special Courts for Speedy Trials Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Explain briefly what is it?

چوہدری عبدالغفور: جناب میں مختصراً آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران کو علم ہو گا کہ موجودہ حکومت نے جب سندھ Situation کے تحت اور پنجاب کے بعض حصوں کے تحت کوئی ایسی لاء اینڈ آرڈر صورتحال پائی جس کے مطابق فیڈرل گورنمنٹ کو اپنی آئنی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے کچھ کورٹس کے اجراء کی ضرورت تھی اور اس کے لئے ۱۲ ویں ترمیم کے تحت، جس کا سب کو علم ہے یہ پاس ہوئی اور یہ گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا کہ وہ Special Courts for Speedy trial جو کہ ہائی کورٹ کے Sitting Judges ہوں یا ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ ججز ہوں، ان پر مشتمل ایک کورٹ بنائی جائے اور اس کی اپیلٹ کورٹ جو ہے وہ Supreme Judge will be the Chairnman of that Appellate court اور دو ججز in Consaltation with the High Court's کے respective High Court Chief Justice اس کے یہ ممبران جو ہیں ان کی تقرری کی جائے۔

ایک بات جو ضروری سمجھتا ہوں جناب والا! کہ اس قسم کا قانون ۱۹۸۷ء سے various Orelinances کے تحت لاگو چلا آرہا ہے۔ پھر اس کی ترمیم کی ضرورت تھی جو ایک محدود period کے لئے تھا۔ پھر یہ ۱۲ ویں ترمیم کے تحت حکومت کی ذمہ داری بن گئی اور اس کے تحت یہ بل تین سال کی مدت کے لئے بنایا گیا اور حکومت کو اختیار دیا گیا ہے۔ تین سال کے بعد یہ خود بخود آئین کا حصہ نہیں رہے گا۔ تین سال میں سندھ میں جو صورتحال اس وقت تک جاری ہے اور باقی ملک کے بعض حصوں میں، ان کو meet کرنے کے لئے اس وقت صرف گیارہ کورٹس کا اجراء ہو چکا ہے۔ ان کے نتائج عوام کے سامنے ہیں اگست ۹۱ء میں گیارہ مہینے ہو چکے ہیں اب تک ان کی کارکردگی بہتر چلی آرہی ہے اب ہمیں اس ۱۲ ویں ترمیم کے تحت سندھ کے حالات کو دیکھتے ہوئے مزید courts کے اجراء کی ضرورت ہے سب سے بڑی بات کہ ہم نے نہ تو Criminal Proceedure Code اور نہ evidence Act کوئی چیز بدلی ماسوائے یہ کہا گیا ہے کہ چودہ دن کے اندر چلان پیش کرکے ۳۰ دن کے اندر عدالت اس کا فیصلہ کرے اور اگر with good reasons اگر کوئی

ضرورت ہو تو اس کو extend کیا جا سکتا ہے اپیل دائر کرنے کے بعد سپریم اپیلٹ کورٹ بھی تیس دن کے اندر فیصلہ کرے ماسوائے اسکو ۹۰/ ۸۰ دن کے اندر ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور کوئی قانون میں ترمیم نہیں ہوئی بلکہ ordinary قانون جو ملک کا ہے وہی لاگو ہوگا۔ ڈیفینس کا پورا موقع ملے گا ماسوائے اس امر کے کہ جلدی ہوگی اور اس کا اثر پورے ملک پر ظاہر ہوگا جو criminal ہیں اور اس کے لئے ایک Offence laid down, ہیں جس کے علاوہ اس میں بھی بڑے limited cases یعنی ۲۹۲ کے قریب کیس اب تک ایک سال میں اس کے سپرد کئے گئے ہیں۔ بڑے cautiously اس کو deal کیا جاتا ہے اور indiscriminately کہ اس کو دیکھ کر کسی پارٹی کو آج تک کوئی ایک ایسی شکایت موصول نہیں ہوئی کہ کسی پارٹی کے خلاف کسی خاص مقصد کے لئے کوئی apply کیا ہو۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل انتہائی مفید ہے اور ۱۲ ویں ترمیم کی ضرورت کے تحت یہ بل لایا جا رہا ہے یہ آٹھ دس مہینے سے trial پر چل رہا ہے اس لئے اس کو پاس کیا جائے تا کہ ملک کی موجودہ صورت حال سے نمٹا جا سکے۔

<u>جناب چیئرمین:</u> شکریہ جی جناب سیّد مزمل شاہ صاحب۔

<u>سیّد مزمل شاہ:</u> جناب چیئرمین! جس طرح وزیر قانون نے بات فرمائی یہ بات بالکل ٹھیک ہے یہ خصوصی عدالتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو تخریب کاری یا ڈاکوؤں کا ذہن رکھتے ہیں لیکن بد قسمتی سے اس وقت بھی کچھ خدشات کا اظہار کیا جا رہا تھا میرا خیال ہے کہ باقی معزز ارکان اس بات سے متفق ہوں گے کہ اب اس میں کچھ منچلے لوگوں نے عام نوعیت کے cases بھی خصوصی عدالتوں میں بھیجنے شروع کر دیئے ہیں۔ تو اس سلسلے میں میری آپ سے request ہوگی کہ اس ضمن میں وزیر قانون صاحب ذرا وضاحت فرمائیں اور ہمیں یہ تسلی دیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔

<u>جناب چیئرمین:</u> جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل: جناب میری بھی یہی گزارش ہے اور جس طرح شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ کسی عدالت میں کوئی کیس pending ہو یا کوئی بھی کیس ہو شیڈول offence کے علاوہ بھی یعنی دیگر offences کے متعلق بھی cases ہیں وہ withdraw کیے جائیں گے اور سپیشل کورٹس میں جائیں گے اگر یہ سلسلہ اس طرح شروع ہو، پہلے تو یہ تھا کہ شیڈول offences جو ہیں ان کے متعلق ہو گا لیکن اس میں میں نے ترمیم بھی دی ہے اس میرے پاس لیڈر آف دی ہاؤس آئے اور کہا کہ چونکہ میری پارٹی کے وزراء نے ان کو یقین دہانی کرائی ہے کہ میں ترمیم پیش نہ کروں گا۔ تو ہم ویسے بھی آئی جے آئی گورنمنٹ کی سپورٹ کرتے ہیں تو اگر یہ بل اس سے پہلے پارلیمانی پارٹی یا پارٹی میں discuss کر لیا جاتا، ہمارے view point کو بھی اس میں لایا جاتا تو ہم ترمیم وغیرہ پیش نہ کرتے اور یقیناً اسے سپورٹ کرتے۔ اب چونکہ لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا کہ تم پریس مت کرو تو میں اپنی ترمیم کو پیش نہیں کروں گا لیکن اس کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے اور ہر ایک کیس schedule offences کے علاوہ بھی وہ سپیشل کورٹس میں جائیں گے تو اس طرح جس سپرٹ کے تحت اسے لایا جا رہا تھا وہ اس طرح نہیں رہے گا اور لوگوں کا اعتماد مجروح ہو گا۔ لہٰذا میں لیڈر آف دی ہاؤس کے کہنے پر اپنی ترمیم کو press نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: میں جناب یہ عرض کروں گا کہ اس ایکٹ کو پارٹی میٹنگ میں discuss کیا گیا ہے اور میری نظر میں ایک قانون کے طالب علم کی حیثیت سے اس میں کافی نقائص ہیں اس کو دور کرنے کی ضرورت ہے لیکن ملک کے حالات ایسے ہیں جن کا یہ تقاضا ہے کہ یہ بل بلا کسی روک ٹوک کے اس وقت پاس کیا جائے، مگر وزیر قانون صاحب آپ ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں کہ جس طرح غیر قانونی اسلحہ کے ایکٹ کو پاس ہونے کے بعد اس میں ترمیم کر دی گئی تھی اسی طرح اس ایکٹ کی بھی scruting کی جائے گی اور اس میں سے وہ نقائص دور کیے جائیں گے باقی ہم آپ کو سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب شہزاد گل: جناب میں ان کے نوٹس میں صرف ایک سیکشن ۵ کا سب سیکشن ا لانا چاہتا ہوں۔

(قطع کلامی)

جناب چیئرمین: اس طرح کرتے ہیں کہ جب ہم کلاز ۵ پہ آئیں گے تو اس وقت بات کر لیں گے۔ کلاز ۵ جب پیش کروں گا تو تب بات کر لیں۔ جی چوہدری عبدالغفور صاحب وزیر قانون۔

چوہدری عبدالغفور: جناب میں مشکور ہوں کہ چند اہم باتیں میرے نوٹس میں لائی گئیں بلکہ جناب کے علم میں ہے کہ جب پہلے دن آرڈر آف دی ڈے پر یہ بل رکھے گئے تو طے یہ ہوا کہ اس کے لئے میٹنگ ہو اور سارے سینٹر حضرات کو بلایا جائے اور وہاں یہ سارا بل ان کو پیش کیا جائے اور جہاں کوئی اعتراضات ہیں وہ سنے جائیں۔ اس بل کے متعلق بھی ہم نے دو دن، کل اور آج sittings کیں اور سینٹر حضرات کو بلا کر satisfy کیا۔ جہاں تک ہمارے دوست بہرہ ور سعید صاحب کا تعلق ہے وہ دوسرے بل کے بارے میں بات کر رہے ہیں جس میں ہم نے commitment دی ہے وہ terrorist affected areas کے بارے میں ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی کہ یہ دوبارہ کمیٹی بنائی جائے گی بلکہ tried bill اور clear بل ہے کہ ریگولر جو آرڈینیزی قانون ہے اس کو ہم نے چھیڑا نہیں کیا۔ اسی کے تحت ٹرائل ہو گی۔ کوئی سپیشل قانون نہیں بنایا ماسوائے ایک بات کرنے کے کہ اس میں ڈیلے کم ہو جائے تا کہ heinous type کے offences جو ہیں brutal اور shocking to the public morality اور جس سے کہ امن عامہ میں خوف وہراس پیدا ہوتا ہے اس کے بارے میں صرف درخواست کی اور ہم نے بارھویں امنڈمنٹ کی وربیٹم کی نقل کر کے تھوڑا بہت اس میں پروسیجر ڈال کر اس بل کو بنایا ہے۔ میرے خیال میں اس پر اعتراض میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ جہاں تک میرے دوست مزمل شاہ کا سوال ہے یہ بات واقعی میں تسلیم کرتے ہوئے ان ایشورنس دلانا چاہتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ ایک دو کیسز

کی سلیکشنز کی سکریننگ میں کہ کون سے کیس جانے ہوئے ہیں کہ کس بات پر اختلاف ہوا؟ اب میں نے ایشورنس دی ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس کی وساطت سے ان کے ایک نوٹ کے ساتھ پرائم منسٹر صاحب کو ایک درخواست کی جائے کہ جب، جو ایک سیل بنایا گیا ہے، اس میں فائنل سکریننگ ہو لاء منسٹر اور انٹیریئر منسٹر اور سینٹ کے اور نیشنل اسمبلی کے موجود ہوں تاکہ کوئی نمائندے یا اس قانون کی حدود کے باور نہ جایا discrimination جائے۔ میں نوٹ لکھ کر اور لیڈر آف دی ہاؤس کے دستخط کروا کر، یہ ہم پرائم منسٹر کو درخواست کر رہے ہیں۔ اس کو بہتر کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ کوئی کسی کے تحت نہ ہو۔ جہاں تک میرے فاضل دوست کے کچھ سوالات ہیں اس سلسلے میں میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ان کے ذہن میں میرا خیال ہے کہ کچھ ریزوریشن ہے اگر وہ اپنے دونوں وزراء اعظم ہوتی صاحب اور غلام محمد صاحب سے مشورہ کرتے کہ کیبنٹ میں یا ہم نے کس طرح اس کو زیر بحث لانا ہے۔ اگر انکا رابطہ اپنی پارٹی کے منسٹر سے ہے تو میرا خیال ہے کہ ان کو یہ سمجھ جانا چاہئے تھا through discussion کہ یہ بل اپرو ہوا اور ان کے خدشات میرے خیال میں صحیح نہیں ہیں اور میں ان سے گزارش کروں گا کہ اپنی امینڈمنٹس کو پریس نہ کریں They are a part of the Government اور اپنے منسٹر صاحبان سے رابطہ کرنے کے بعد یہاں کوئی بات کریں ان کے اپنے منسٹر صاحبان ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں۔ تو میں گزارش کروں گا کہ اس بل کو consider کیا جائے۔

<u>جناب چیئرمین:</u> شہزاد گل صاحب۔

<u>جناب شہزد گل:</u> جناب جس طرح لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ آج بھی میٹنگ ہوئی ہے اور ہمیں آج کی میٹنگ کی کوئی اطلاح نہیں ملی۔ کل کی میٹنگ کی اطلاع تھی اور ہمارے ڈاکٹر صاحب تھے۔ آج کی میٹنگ کی ہمیں کوئی اطلاع نہیں تھی۔

<u>جناب چیئرمین:</u> جناب محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: جناب کل طے ہو گیا تھا۔

جناب چیئرمین: اسی میٹنگ میں۔

جناب محمد علی خان: ممبران صاحب یہاں موجود ہیں۔ وہ کل نو بجے تشریف لے آئے تھے اور جو صاحبان نہیں آئے اور وہ ممبران ان سے ملیں تو از راہ کرم ان کو بھی کہہ دیں کہ کل آئیں۔

جناب شہزاد گل: ہمیں کسی نے نہیں کہا۔ لاء منسٹر صاحب کے نوٹس میں میں لاتا ہوں کہ اس پر تھوڑا سا غور کریں۔ اب چونکہ میں امنڈمنٹ move نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: move نہ بھی کریں آپ کو پانچ پر موقع مل جائے گا۔ لیکن آپ جو comment کرنا چاہتے ہیں میں آپ کو موقع دوں گا۔

Mr. Chairman : It has been moved by Ch. Abdul Ghafoor :

> "that the Bill to provide for the establishment of special courts for speedy trial [the special courts for speedy trials bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

(The motion was adopted)

Now I take the Bill clause by clause.

The question is :

> "the clause 2 forms part of the Bill".

Is there any amendments on this. No.

The question is :

> "that clause 2 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 2 form part of the Bill.

The question is:

"that clause 3 forms part of thee Bill".

Any amendments on this? No.

(interruption)

So the question is :

"that clause 3 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 3 form part of the Bill.

The question is :

"that clause 4 forms part of the Bill".

Again there are amendments in the name of Iqbal Haider and Professor Khursheed etc. But they are not present. So there is nobody to move.

(The above motion was adopted)

The question is :

"that clause 5 forms part of the Bill".

جناب چیئرمین: اس کلاز پانچ پر آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ فرمایئے۔

جناب شہزاد گل: جناب والا میں کلاز پانچ آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔ If the Government is of the opinion that a case relating to any item which has been registered shall be tried and decided speedily, it may order that such case shall be tried by the Special Courts. میں نے ترمیم دی تھی کہ schedule ہو تو۔۔۔۔

جناب چیئرمین: شہزاد گل صاحب offence کی definition دیکھیں شروع میں 2.

(c) Offence means, an offence specified in the schedule. یعنی offence کا جو لفظ ہے

Any offence means, any offence specified in the schedule.

جناب شہزاد گل: اس کے ساتھ اور بھی ہے ناں Or an offence punishable under any law for the time being اس پر بھی میں نے ترمیم دی ہے کہ اس پورشن کو ڈیلیٹ کیا جائے۔ لیکن چونکہ میں وہ پیش نہیں کر رہا۔ اس وجہ سے or any offence جو ہے۔ اسی طرح اس میں بھی ہے If the Government is of the opinion that the case pending before any court should be tried and decided speedily, it may by order in writing transferred.... یعنی کوئی بھی عدالت میں کیس پنڈنگ ہو اس کو withdraws کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ شیڈول سے offence متعلق نہیں ہوگا۔ کوئی بھی کیس ہوگا وہ withdraw کر سکتے ہیں۔ جس طرح کہ شاہ صاحب نے فرمایا تھا اسی پر میں نے یہ امنڈمنٹ دی ہے کہ وہ نہیں کر سکتے لیکن چونکہ اب میں وہ پیش نہیں کرتا۔ اس وجہ سے لاء منسٹر صاحب یہ خدشات دور کئے جائیں اور یہ ایکٹ تین سال کے لئے ہے تو اس کو کچھ مزید بہتر بنائیں اور پھر امنڈمنٹ کے دائرے سے جو باہر کی باتیں ہیں وہ اس سے نکالی جائیں۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب۔

چوہدری عبدالغفور: میں اس کو clarify کردوں میرا خیال ہے کہ تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اصل میں دو ٹائپس کے کیسز ہیں جو گورنمنٹ نے اختیارات لئے ہیں۔ ایک وہ جو پولیس سٹیشن پر رجسٹر ہو چکے ہیں اور انویسٹیگیٹ ہو رہے ہیں اور ان کا ابھی تک چالان نہیں ہوا۔ وہی offences جو شیڈول میں یا وہ offences جناب جس طرح آپ نے دیکھا ہوگا کہ

ایک لائن لگ جاتی ہے persistentlyایک ہی قسم کا مثلاً ہتھوڑا گروپ کی بات ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس قسم کا ایک کرائم چل نکلتا ہے کہ خوف وہراس پیدا کرنے کے لئے ایسے واقعات چل نکلے ہیں اور اس specific شیڈول میں نہیں آتے۔ تو ان کو چیک کرنے کے لئے اگر کسی وقت گورنمنٹ کو ایسے اختیارات کی ضرورت محسوس تو ان کو لے سکے اور دوسرے کیسز وہ ہیں جو رجسٹرڈ ہو چکے ہیں چالان پیش ہو چکا ہے لیکن اس قسم کے offences ہیں کہ جو اس کیٹیگری میں فال کرتے ہیں اور اگر یہ consider کیا جائے کہ اس کو بھی سپیڈی ٹرائل میں لایا جائے تو لایا جائے گا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسی amligiuty نہیں اور دس گیارہ ماہ سے یہ بات ہو رہی ہے۔ کوئی ایک مثال بھی ایسی سامنے نہیں آئی کہ ہم نے کوئی اس سے تجاوز کیا ہو یا گورنمنٹ کا کوئی ارادہ ہو تو میں اس لئے ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ انشاءاللہ اس کو بہتر انداز میں صرف قوم اور ملک کے مفاد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

Mr. Chairman : So I put the question before the House. The question is:

"that clause 5 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 5 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 6 forms part of the Bill".

(The motion was adopted.)

Mr. Chairman : Clause 6 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 7 from part of the Bill".

جناب شہزاد گل : جی اس میں میری امنڈ منٹ ہیں لیکن میں اپنی تھوڑی سی گزارشات کرتا ہوں جی۔

جناب چیئر مین: چونکہ وہ ایک specific clause ہے۔اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔

جناب شہزاد گل : میں بعد میں بھی نہیں بولوں گا اس وجہ سے میں اپنی گزارشات آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ یہ ایک ایسی provision سب کلاز پانچ میں ہے۔ where in a case trial by the Special Court and accused has been released from police custody under section concerned or has been remained to judicial custody.

Mr. Chairman : Clause 7 sub-clause 5.

Mr. Shehzad Gul : In 5. The Special Court may on sufficient ground being shown by the public prosecutor or a law officer of the Government, for the reasons to be recorded in writing, make an order for placing him in police custody for a period not exceeding 7 days for the purpose of further.......

اب جناب ایک شخص جو ملزم ہے وہ دفعہ 169 میں رہا کر دیا جاتا ہے یا اس کو جوڈیشل کسٹڈی میں دے دیا جاتا ہے پھر جوڈیشل کسٹڈی کے بعد اب تک کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ جو شخص ایک کیس میں ایک دفعہ جوڈیشل کسٹڈی میں چلا جائے تو پھر سیشن کورٹ یا مجسٹریٹ اس کو جوڈیشل کسٹڈی سے نکام کر پولیس کسٹڈی میں دے دے یا جس کو دفعہ 169 کے تحت یعنی سی آر پی سی کے تحت اس کو ریلیز کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کو پولیس کسٹڈی میں دے دیا ہے، اگر یہ کوئی نیا طریقہ ہے تو کم از کم اس پر سوچیں۔ یہ ایک شخص کے ساتھ injustice ہے۔ یعنی اب پھر وہ پولیس کسٹڈی میں ہے اور پولیس اس کے ساتھ دوبارہ confession

expect کرے گی یا سختی کرے گی یا جو کچھ بھی اس کے ساتھ مظالم ہوں گے۔ تو یہ ایک نامناسب بات ہے اور ایک ملزم کے ساتھ ناانصافی ہے۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب۔

چوہدری عبدالغفور: Sir, I would submit that extra-ordinary offences in the country جو ہو رہے ہیں ان کے لئے کچھ قانون extra ordinary بنایا جاتا ہے اس کے total period کو شمار کرتے ہوئے کہ item 14 days لازمی ہے کہ تفتیش کر کے اس کو سامنے لایا جائے اور اس کا چالان پیش کر دیا جائے Sir, it is only in the interest of Justice and fair play میں سمجھتا ہوں کہ جس قسم کے جرائم سے ہمارا واسطہ ہے جس قسم کے مجرموں سے ہمارا واسطہ ہے ان کے لئے اگر یہ ایک چھوٹی سی بات رکھ دی جائے تو ایسے کوئی انصاف کے تقاضے اس کے خلاف نہیں جاتے بلکہ ملکی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اور انصاف کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات کہی گئی ہے اس کے لئے ان کے خدشات جو ہیں وہ میرا خیال ہے درست نہیں ہیں۔

Mr. Chairman : So the question is :

"that clause 7 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 7 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 8 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 8 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 9 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 9 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 10 forms part of the Bill".

On this..

Mr. Shahzad : on this will submitted.

Mr. Chairman : Go on.

جناب شہزاد گل: جناب والا وزیر قانون بھی تجربہ کار ہیں اور آپ بھی جناب والا خوب تجربہ کار ہیں جب کوئی بھی کورٹ یعنی سیشن کورٹ death sentene بھی دیتی ہے تو وہی کورٹ determine execution place کرتی ہے نہ کہ حکومت انہوں نے کہا ہے کہ حکومت place of execution of sentence determine کرے گی تو پھر کورٹ کے پاس کیا رہ جاتا ہے یعنی generally place of execution ہر جگہ کورٹ determine کرتی ہے تو اس پر سوچیں یعنی عدالت کہے جہاں بھی ہو باہر کرتی ہے یا جیل کے اندر لیکن بات یہ ہے کہ public view میں sentence کی execution مناسب نہیں ہے۔ جنرل ضیاالحق صاحب کے دور میں لاہور کے ایک گراؤنڈ میں لوگوں کو پھانسی پر چڑھایا گیا اس سے خوف وہراس بڑھا لوگ ڈر گئے اور جرائم میں کمی آگئی۔ public view میں اگر کریں گے تو اس سے فرق کوئی نہیں ہے شخص جرم کرتا ہے وہ کرتا ہی ہے یہ نہیں ہے کہ وہ ڈر کر نہیں کرتا۔

چوہدری عبدالغفور: جناب والا! اچھا کیا کہ میرے فاضل دوست نے اس کی نشاندھی کر دی۔ میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اس بل کو جب قومی اسمبلی میں after going through the standing committee اس کی رپورٹ کے بعد جو اپوزیشن کے stalwarta تھے چوہدری الطاف حسین اور ظفر علی شاہ صاحب اور باقی دوست تھے ان کو لے کر ہم بیٹھے اس بل کی ایک ایک شق کو دیکھا اور میں آپ کو بتاؤں گا کہ ۸۰، ۹۰ offences schedule ہم نے drop کر دیئے اور اس میں اگر دیکھیں جو law تھا The Government may specify the manner made and place of executien, manner and mode ان کی اسی بات پر International press نے بھی اور کئی international تنظیموں نے اس کو criticize کیا تھا کہ open hanging کیوں ہے اور یہ بات جو تھی اس کے لئے resentment show کی گئی Then we conceeded کہ اگر آپ کے ذہن میں اس قسم کے خدشات ہیں تو mode and manner کو ہم drop کر دیتے ہیں That was dropped and amendment was accepted, وہ ہم نے delete کر دیا تاکہ adopt usual way کیا جائے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں چیزیں accept کر کے جو final bill سامنے آیا ہے اس کی روشنی میں اس میں کسی مزید ترمیم کی ضرورت نہیں۔

جناب شہزاد گل: جناب والا آپ کو تو علم ہے کہ وہ کورٹ Black warrant پر generally دستخط کرتی ہے، جو sentence pass کرتی ہے تو یہ special court کو چاہئے کہ وہ place of execution یا mode of execution court determine کرے نہ کہ حکومت کرے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman : Thank you. The question is :

"that clause 10 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 10 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 11 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 11 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 12 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 12 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 13 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 13 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 14 forms part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 14 forms part of the Bill.

The question is :

"that clause 15 forms part of the Bill".

Here is also your amendment.

Mr. Shahzad Gul : Here is a contradiction in this Bill....

Mr. Chairman : Just a minute. Yes Saeed Sahib.

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: ایک طرف تو وہ فرما چکے ہیں کہ وہ اپنی amendments کو press نہیں کر رہے اور دوسری طرف وہ انہی ترمیم پر گزارشات پیش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: مختصر نقطہ نظر بیان کر دیں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب شہزاد گل: جناب والا میں نے amendment پیش نہیں کی ہیں۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: جناب والا گفتار و کردار میں بڑا فرق ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں، ٹھیک ہے جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل: وہ فرق آپ دور کریں تو جناب والا میری گزارش ہے کہ سیکشن ۱۵ اور سیکشن ۱۹ جو ہے، نہیں سیکشن ۹، سیکشن ۹ کی موجودگی میں یہ ۱۵ جو ہے یہ قطعاً بلا ضرورت ہے اب سیکشن ۹ میں ہے کہ اگر کوئی شخص جھوٹی گواہی دیتا ہے اگر کوئی شخص غلط investigation کرتا ہے کوئی ایس ایچ او ہو اے ایس آئی ہو یا witness ہو جو کوئی بھی ہو تو اس کو سیکشن ۹ کے تحت سزا دی جاتی ہے اب ادھر سیکشن ۱۵ میں انہوں نے indemnity دے دی کہ No sue prosecution of other legal proceedings shall lie against any person in respect of any thing which he is, he in put ہر ایک شخص جو کام کرتا ہے وہ in good faith کرتا ہے پھر وہاں پر سیکشن ۹ میں آپ ایک شخص کو سزا دیتے ہیں جھوٹی گواہی کی، ایک تھانیدار کو سزا دیتے ہیں غلط investigation کی۔ اب ایک طرف تو آپ نے دکھا ہے کہ اس کو سزا دیں گے کوئی جھوٹی گواہی نہ دے کوئی غلط investigation نہ کرے دوسری طرف آپ indemnity دے رہے ہیں تو یہ contradiction ہے۔

چوہدری عبدالغفور: جناب والا! میں اپنا نقطہ نظر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت نے even the opposition members in the National Assembly they were

satisfied and cross the table. بتایا کہ ہم اتنے سخت measure adopt کر رہے ہیں اور اتنا short time کر رہے ہیں تو جناب ہمیں سیکشن ۹ کے تحت یہ پاور رکھنی پڑی کہ اگر کسی opinion makers نے جس نے مثلاً medical opinion دی۔ blast experts جو ہے یا Chemical experts ہیں ان کی opinion غلط آئی اور کسی موقعے پر یہ ثابت ہو گیا کہ کسی پولیس افسر نے غلط investigation کے تحت اتھارٹی بن کر کسی کو غلط طور پر ملوث کیا ہے، تو حکومت نے کورٹ کو پاور دی کہ اس کے بارے میں اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ یہ نہ ہو کہ speedy trial کو سمجھ کر لوگوں کو غلط بات میں ملوث کر کے any time after the trial of the case اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی بندے نے غلط آدمی کو اس کے تحت پھانسا ہے اور اس کو ملوث کیا ہے تو ان تمام افسران، جو اس میں ملوث تھے ان کو سزا دی جائیگی indemnity clause صرف یہ ہے کہ اگر یہ نہ رکھی جائے تو in good faith اس کا لفظ موجود ہے کہ جو لوگ کام کرنے والے موجود ہیں اگر ان کو ہم pretect نہیں کریں گے against arrest کرتے ہیں اس میں کوئی واقعہ ہو جاتا ہے وہ resist کرتا ہے وہ کوئی ایسی فورس استعمال کرتا ہے اور اگر کوئی ایسی ایجنسی with discharge of his duties کوئی کام کرتی ہے اور کوئی بات ہو جاتی ہے that can be eve at the discretion of that court to decide کہ In good faith ہوا ہے یا نہیں ہوا تو یہ کلاز رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ کوئی ادارہ کوئی ایجنسی کوئی functionary کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گا کہ ہم risk کیوں لیں اس لئے یہ جان بوجھ کر رکھی گئی اور ہر قانون میں موجود ہوتی ہے لیکن ہم نے تو اس سے بڑھ کر اس کے علاوہ یہ بات رکھ دی ہے کہ جو جان بوجھ کر ایسی بات کرے گا اور subsequently اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ یہ بات ہوتی ہے تب اس کو سزا ہو سکے گی یہ تو ہم نے extra precautions لیں اس لئے ان کو اس بات پر مطمئن ہونا چاہئے۔

جناب شہزاد گل: Indeminty کیوں دے رہے ہیں۔

Mr. Chairman : The question is :-

"that Clause 15 forms part of the Bill".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 15 forms part of the Bill. The question is :-

"that clause 16 forms part of the Bill".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 16 forms part of the Bill. The question is:-

"that Clause 17 forms part of the Bill".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 17 forms part of the Bill. The question is:-

"that Clause 18 forms part of the Bill".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 18 forms part of the Bill. The question is:-

"that Schedule forms part of the Bill".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : The Schedule forms part of the Bill. The question is :-

"that Clause 1, Short Title, Extent, Commencement and the Preamble form part of the Bill".

(Motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 1, Short Title, Extent, Commencement and the preamble form part of the Bill. Next.

Chaudhry Abdul Ghafoor : Mr. Chairman, Sir, I beg to move:_

> "that the Bill to provide for the Establishment of Special Courts for Speedy Trial [The Special courts for Speedy Trials Bill, 1992], be passed".

Mr. Chairman : The question before the House is:-

> "that the Bill to provide for the Establishment of Special Courts for Speedy Trial [The Special courts for Speedy Trials Bill, 1992], be passed".

(Motion was carried)

Mr. Chairman : The Bill stands passed. Next No. 7.

THE TERRORIST AFFECTED AREAS (SPECIAL COURTS) BILL 1992

Chaudhry Abdul Ghafoor : Sir, I beg to move:-

> "that the Bill to provide for the suppression of acts of terrorism, subversion and other heinous offences in the terrorist affected areas [The Terrorist Affected Areas (Special Courts) Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Mr. Chairman : It has been moved by the Minister for Law:

> "that the Bill to provide for the suppression of acts of terrorism, subversion and other heinous offences in the terrorist affected areas [The Terrorist Affected Areas (Special Courts) Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

any اس پہ

جی فرمایئے۔comments, any view

جناب شہزاد گل: جناب والا، دو بل پاس ہو چکے ہیں اور اب چونکہ اپوزیشن ہے نہیں اور نیشنل اسمبلی میں ایک دن میں بلز پاس ہوئے تھے پھر پریس میں یہی پروپیگنڈہ ہو رہا تھا تو یہ مناسب ہو گا کہ لیڈر آف دی ہاؤس ہیں، لاء منسٹر ہیں ان کو موقع دیا جائے تاکہ ان کا وہ پوائنٹ لیں یہ بہت اہم بل ہیں۔ اس طرح مناسب نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: اب دیکھیں نا میں نے adjourn بھی کیا وہ آئے بھی پھر چلے گئے خواہش تو یہی ہوتی ہے کہ وہ حصہ لیں اور جس مقصد کے لئے عوام نے منتخب کیا ہے وہ اپنا نقطہ نظر بیان کریں لیکن میں کیا کر سکتا ہوں کوشش تو میں نے کی تھی ایڈجرن بھی انہی کے لئے کیا تھا کہ وہ آ جائیں اب بھی اگر آپ کوشش کر سکتے ہیں لا سکتے ہیں I think it will be a good thing.

جناب شہزاد گل: لیڈر آف دی ہاؤس بیٹھے ہیں۔ فصیح اقبال صاحب بیٹھے ہیں۔ یہی پھر پریس میں اچھالا جائے گا یہ کافی اہم بلز ہیں۔

جناب چیئرمین: میں تو اب بھی کہوں گا ابھی بھی ان کو لا سکیں تو بڑی اچھی بات ہے۔

Mr. Muhammad Ali Khan : Sir, we should take up the non-controversial Bills.

جناب چیئرمین: ہم non-controversial بل لے لیتے ہیں جس پر کوئی امنڈمنٹ وغیرہ نہیں ہیں

جناب شہزاد گل: امنڈمنٹ تو ہیں میں نے بھی دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کو پھر نہیں لیتے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں ایسا ہے جس پر controversy زیادہ ہے اس کی ٹیک اپ نہیں کرتے۔

جناب شہزاد گل: سر تاج عزیز صاحب کے ایک دو بل ہیں۔ وہ لے لیں۔

جناب چیئرمین: وہ لے لیں۔

چوہدری عبدالغفور: نمبر ۹ سے شروع کرلیں وہ non-controversial ہے سارے non-controversial ہیں نمبر ۹ سے شروع کرلیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کیوں جی شہزاد گل صاحب کونسا take up کرلیں جو آپ کے خیال میں۔۔

جناب شہزاد گل: وہ سر تاج عزیز کا ہے۔ on economic reforms.

جناب چیئرمین: وہ سر تاج عزیز صاحب کا کہتے ہیں۔

چوہدری عبدالغفور: نمبر ۹ جو ہے یہ ہم کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کی رائے کے لئے بھیج رہے ہیں کہ سٹینڈگ کمیٹی نے رپورٹ کی ہے یہ نائن بل ایسا ہے جس میں ۲۹۵ سی ایک کلاز تھی جس کے لئے death sentence اور defiling of the Prophet Muhammad (Peace be upon Him) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہ ان کی کوئی توہین کرے تو اس کو سزائے موت دی جائے۔ کمیٹی نے یہ رپورٹ کی ہے کہ اس کی نظائر ایسی نہیں ملتیں تو اس کی مزید وضاحت کے لئے کونسی توہین میں آئے گی کون سی نہیں آئے گی اس کو اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کو بھیج دیا جائے وہ اپنی رائے دے اور اس کی کلیئر definition کرے اس کو میں concede کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے motion move کرنا پڑے گا۔

چوہدری عبدالغفور: موشن آل ریڈی ہے۔ یہ سٹیڈنگ کمیٹی کی رپورٹ آئی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ موشن move کردیں ناں۔

چوہدری عبدالغفور: Any ممبر کردے۔

جناب چیئرمین: میں دیکھ لیتا ہوں۔ رولز میں کیا لکھا ہوا ہے۔ کون move کرے گا۔

Chaudhry Abdul Ghafoor : It is Para No. 3. Chairman or any member with the permission of the Committee. اس کے لئے یہ ہے جی کہ The Standing Committee on Law and Justice after detailed deliberations decided to recommend the proposed deletion of 'or imprisonment of life' from Section 295 (5) of the Pakistan Penal Code, the members however observed that there was a need for a more specific definition of the offence under Section 295 PPC of which the members were of the considered opinion that in the present form it was very generalized. The Committee states that the matter may be referred to the Council of Islamic Ideology for suggesting a more specific definition of the offence falling under Section 295.

جناب چیئرمین: یہ لکھا ہوا ہے یہ rule 90 ہے۔ Rule 90 (1) If such an objection, "before any of the motions contemplated in rule 88 is made, any member may raise the objections that the Bill is repugnant to the Injunctions of Islam. If such an objection is raised in the Senate, the Senate may, by a motion supported by not less than two fifths of its total membership"..... تو پھر 2/5/4 کے حساب سے کتنے ممبر ضروری ہیں؟

جناب سرتاج عزیز: اس میں ایک مسئلہ رول ۱۷۲ کا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وہ کیا کہتا ہے؟

Mr. Sartaj Aziz : It says :_

> "The report of a Committee shall be presented to the Senate by the Chairman of the Committee or, in his absence, by another member chosen by the Committee".

جناب چیئرمین: وہ تو پیش ہو چکی ہے۔ Now the question is that they want to make a motion that this should be referred to the Council of

2/5th of the ۔اب اس موشن کے لئے rule یہ کہتا ہے Islamic Ideology. 2/5 membership support it تقریباً بنتے ہیں ۳۴۔ تو اس وقت ۳۴ نہیں ہیں اس وقت کتنے ہیں اس وقت ۳۰ کے قریب لگتے ہیں۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: یہ موشن اس وقت ہو گا اگر Objection raise کیا جائے۔

جناب چیئرمین: وہ rule دیکھ کر بتائیں۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: ابھی آپ نے پڑھ لیا ناں۔

جناب چیئرمین: میں نے تو یہی پڑھا ہے۔ لکھا ہوا ہے کہ "....any member may raise the objections that the Bill is repugnant to the Injunctions of Islam. If such an objection is raised the Senate may, by a motion supported by not less than two fifths of its total membership, refer the question to the Council of Islamic Ideology..." اگر ہاؤس نے Raise کرنا ہے تو اس طریقے سے کرنا ہے۔

Akhnuzada Behrawar Saeed : Any member may raise but nobody raises this question.

جناب چیئرمین: پھر خود بخود کیسے چلا جائے گا۔

جناب سرتاج عزیز: یہ relevant نہیں ہے۔

Mr. Chairman : Please tell me. کمیٹی کی سفارش پر میں بھیج سکتا ہوں

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: فیڈرل شریعت کورٹ نے جو فیصلہ کیا ہے......

(مداخلت)

جناب چیئر مین: مجھے رولز سے بتائیں اگر ہے تو میں کر دیتا ہوں۔

چوہدری عبدالغفور: مجھے رولز سے بتائیں اگر ہے تو میں کر دیتا ہوں۔

Akhnuzada Behrawar Saeed : Sir, nobody from here now in the Senate is objecting it.

Mr. Chairman : No, no, but then how can I send it? Please tell me if nobody objects I can send it مجھے بتائیں ناں میں بھیج دیتا ہوں۔ اقبال احمد خان صاحب آپ مدد کریں ناں۔ You have been the Law Minister also. کدھر گئے اقبال احمد خان صاحب آپ اگر رولز کو دیکھیں اگر ہے تو میں کر دیتا ہوں۔ مجھے اس میں کیا اعتراض ہے۔

جناب اقبال احمد خان: آپ کا فرمان بالکل درست ہے۔ اس لئے میں نے بہرہ ور سعید صاحب کو عرض کیا کہ وہ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ میں ہے، اس لئے آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور پروسیڈنگ کو چلنے دیں۔

جناب چیئر مین: تو ٹھیک ہے پھر ہم اسے ٹیک اپ نہیں کرتے آج ۳۰ ممبر ہیں ۳۴ نہیں ہیں۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: ٹھیک ہے جی،

جناب چیئر مین: اور کوئی non-controversial Bill ہے۔

جناب سر تاج عزیز: جی ہے جی۔

جناب چیئر مین: کونسا جی؟

جناب سر تاج عزیز: آئیٹم نمبر ۱۱ اور ۱۴ ہیں۔

THE PROTECTION OF ECONOMIC REFORMS BILL, 1992

Mr. Chairman : Please read out item No. 11.

Mr. Sartaj Aziz : Mr. Chairman, I beg to move-

"that the Bill to provide for furtherance and protection of economic reforms [The Protection of Economic Reforms Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

Mr. Chairman : Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance and Economic Affairs has moved-

"that the Bill to provide for furtherance and protection of economic reforms [The Protection of Economic Reforms Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration"

On this, any comments, any views, please.

جناب چیئرمین:

جناب شہزاد گل: ابھی تک اس پر جو کارروائی ہو رہی ہے وہ ۱۹۹۱ء کے آرڈیننس کے تحت ہو رہی ہے۔ اب یہ ایکٹ کی شکل میں آیا ہے، لیکن اس پر ڈیننس کی کلاز ۲ میں this Ordinance چاہیے تھا "in this Act" لکھا ہے۔ اب تو یہ ایکٹ بن گیا ہے۔

جناب سرتاج عزیز: یہ درستگی ہو چکی ہے۔ Senate Secretarit on 1-792. اس کے بارے میں Corrigendum issue کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ درستگی ہو گی ہے۔

جناب شہزاد گل: کیا قانوناً یہ درستگی اب ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ تو ٹائپنگ مسٹیک ہے یہ ہو سکتی ہیں۔

جناب سرتاج عزیز: یہ کوئی substantial change نہیں ہے بلکہ ٹائپنگ کی غلطی ہے۔

جناب چیئرمین: ایسی change تو سیکرٹریٹ والے بھی کر سکتے ہیں۔

جناب شہزاد گل: پھر ایک اور غلطی تھی اس کی بھی درستگی کر لیں جس آرڈیننس کے تحت ابھی تک کارروائی ہو رہی تھی، اس آرڈیننس کو تو repeat کریں، کیونکہ repeal کوئی کلاز ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: تو چار مہینے کے بعد یہ خود ہی repeal نہیں ہو جائے گا۔

جناب سرتاج عزیز: یہ خود ہی repeal ہو جائے گا جی۔

چوہدری عبدالغفور: وہ تو آرڈیننس تھا، وہ lapse ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: چار مہینے بعد آرڈیننس lapse بھی ہو جائے گا۔ لیکن In the meantime supposing overlap ہو کہ......

جناب سرتاج عزیز: اگر بل بھی مختلف ہو تو پھر complication ہو سکتی ہیں، یہ ۸ اپریل ۱۹۹۲ء کو جاری ہوا تھا۔ تو یہ ۸ اگست ۱۹۹۲ء کو خود بخود مؤخر ہو جائے گا اگر اس سے پہلے بل ہو گیا، اسی آرڈیننس کی شکل میں۔

Mr. Sartaj Aziz : It will have no effect.

Mr. Chairman : No. Supposing we pass the Act today and it receives the assent of the President in a day or two, then you have a law which is the Act and you also have the Ordinance in action.

Mr. Sartaj Aziz : It is identical so there is no difference.

جناب شہزاد گل: جی اس کو repeal تو کرنا چاہیے تھا ناں۔

جناب چیئرمین: اس کے لئے میرے خیال میں امنڈمنٹ move کر دیں۔۔۔

جناب سرتاج عزیز: امنڈمنٹ کی صورت میں یہ جائنٹ سٹنگ میں جائیگا۔

جناب چیئرمین: نو۔ نو۔۔۔

جناب شہزاد گل: جناب، یہ امنڈمنٹ میں نے دی ہوئی ہے۔

جناب سرتاج عزیز: اس میں آپ اس وقت امنڈمنٹ نہیں کر سکتے بلکہ اس کے سیپریٹ action initiate کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کیوں، لاء منسٹر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: اس کی repeal کیلئے لاء کی ضرورت نہیں ہے۔

چوہدری عبدالغفور: جناب، اس میں دو طریقے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ ہو سکتا ہے کہ اسی طرح پاس کر دیا جائے کیونکہ پہلے کے ساتھ اس کا کوئی difference نہیں ہے immediately after passing of this Bill یہ separate ordinance کے ذریعہ اس کو repeal کر دیں گے immediately after that اس لئے اس وقت اس میں امنڈمنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: تو اس آرڈیننس کو کیوں ناں by another Ordinance رپیل کر دیا جائے۔

Chaudhry Abdul Ghafoor : By another Ordinance that can be repeated اس لئے اس کو اس طرح پاس کر دیا جائے کیونکہ ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے، بالکل وہی ہے۔ یا تو اس میں کوئی اختلاف ہوتا نئی provisions میں تب کوئی احتمال ہوتا۔

جناب شہزاد گل: مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ بل آج جائے گا، میں نے آج ہی امنڈمنٹ دی ہے وہ ابھی آفس میں ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اس میں ایک repeal clause رکھیں تاکہ وہ آرڈیننس repeal ہو سکے۔

جناب سرتاج عزیز: اس کی ایک اور صورت میں ہے کہ جب بل پاس ہو جائے تو "we can seek the assent of the President on 8-8-92 the day that Ordinance expire because the eligibility is covered. So, it is a matter of one month and we will seek the assent of the President. So, it will become a law on that date when the Ordinance finishes.

جناب چیئرمین: یہ بھی ہو سکتا ہے۔ جی اقبال صاحب۔

جناب اقبال احمد خان: صدر صاحب کی assent کے لئے ۳۰ دن ضرور ہوتے ہیں تو ۸ تاریخ تک تو ۳۰ دن نہیں بنتے۔ میرا خیال ہے کو جو تجویز آپ نے دی ہے کہ آرڈیننس امنڈمنٹ کا جاری کر دیں اور وہ آرڈیننس دوبارہ lay نہ کریے اس طرح وہ خود بخود مؤخر ہو جائے گا اس کے ساتھ ہیسا تھمیری وزیر قانون صاحب سے درخواست ہے کہ اکثر جب لیجسلیٹو بزنس سینٹ کے سامنے آتا ہے تو اس میں بہت ساری اور دوسری قسم کی غلطیاں بھی point out ہوتی ہیں اس لئے بہتر یہ ہو گا کہ جب یہ نیشنل اسمبلی میں یا سینٹ میں کسی بل کو move کرنا چاہیں تو کم از کم اپنی پارٹی کے کچھ سینیٹرز صاحبان کو اس کی drafting کے وقت یا اپرووَل کے وقت associate کر لیا کریں تاکہ کوئی غلطی ہو یا کوئی مسئلہ ہو تو وہ point out کر سکیں تاکہ اسی مشکلات سے بچا جا سکے جو کہ اس وقت ہمیں در پیش ہے۔

جناب شہزاد گل: جناب والا......

Mr. Chairman : Shahzad Gul Sahib, it is written شہزاد صاحب ایک منٹ۔

When a Bill is presented to the President for assent the President shall within 30 days. اگر presentation ہی چھ دن کے بعد کریں تو پھر کیا ہو گا۔

چوہدری عبدالغفور: وہ جو ۳۰ دن کی limitation ہے وہ اس دن سے شروع ہوتی ہے جس دن سے present کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: تو وزیر اعظم کی جو سمری جائے صدر صاحب کو، let us say اگر وہ آٹھ دن کے بعد جاتی ہے۔۔

جناب سرتاج عزیز: ویسے بھی تو سات آٹھ دن لگتے ہیں۔

Ch. Abdul Ghafoor : Ultimately that will come within the scope of 30 days.

جناب چیئرمین: بہر حال یہ اقبال صاحب کا مشورہ اچھا ہے کہ جب یہ چیزیں یہاں آتی ہیں تو ان سے پہلے معزز سینیٹروں سے صلاح مشورہ کر لیا جائے کیونکہ یہاں کافی اچھے وکیل بیٹھے ہوئے ہیں تجربہ کار لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

You can benefit from their experience.

چوہدری عبدالغفور: اب ہم نے یہ کیا ہے کہ دونوں ہاؤسز کی ایک جائنٹ کمیٹی بنائی ہے وزیراعظم صاحب نے فیصلہ کیا ہے کہ جب بھی کوئی لیجسلیشن ہو چاہے یہ سینٹ میں یا نیشنل اسمبلی میں تو Joint Committee of the two Houses they must meet and its technicalities and niceties may be studied, so that the two Houses may be taken into confidence before it is moved, and it has been decided.

Mr. Chairman : On this, anyother views, Shahzad Gul Sahib.

جناب شہزاد گل: اس پر میں نے توامنڈمنٹ دی ہے۔ اب امنڈمنٹ تو رہ گئی ہے بات اب یہ طے ہوئی ہے کہ دوسرا آرڈیننس اس کے لئے لائیں گے۔ جس طرح آپ نے اقبال احمد خان صاحب کو بھی سنا۔ میں نے اپنے خیالات بتائے ہیں۔ میں نے توامنڈمنٹ دی ہوئی ہے تو بس ٹھیک ہے۔ جو بھی صورت حال ہے آپ کے سامنے ہے۔

Mr. Chairman : Should I put it to the House ?

Ch. Abdul Ghafoor : Yes, you can put it to the House, Sir.

Mr. Chairman : It has been moved by Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance and Economic Affairs-

"That the Bill to provide for furtherance and protection of economic reforms [The Protection of Economic Reforms Bill, 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The motion is adopted.

Now clause-by-clause-

The question is :

That clause 2 forms part of the Bill?

(No amendment)

(A Voice, Sir, the mover is not present)

Mr. Chairman : So, the question is :

That clause 2 forms part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 2 forms part of the Bill.

The question is :

That clause 3, 4 and 5 forms part of the Bill?

اس پر کوئی آپ کی امنڈ منٹ ہے۔

جناب شہزاد گل: میں اس کے متعلق اپنی گزارشات اور خدشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت امنڈ منٹ تو سامنے نہیں ہے کیونکہ یہ ابھی پراسس ہو کر آفس میں آئی بھی نہیں ہے تاہم اس میں یہ ہے

"all citizens of Pakistan, resident in Pakistan or outside Pakistan and all other persons shall be entitled and free to

bring, hold, sell, transfer and take out foreign exchange within or out of Pakistan...".

میری یہ گزارش ہے کہ out of Pakistan جو، فارن کرنسی ہے یا جو فارن ایکسچینج ہے، وہ آؤٹ نہ ہو۔ کم از کم پاکستانی شہری باہر نہ لے جائیں۔ اس پر پابندی ہونی چاہیے۔ لائیں تو ٹھیک ہے لیکن باہر لے جانے پر کوئی پابندی ہونی چاہیے۔ اگر فارنرز یہاں پر انوسٹمنٹ کریں اور وہ فارن کرنسی یا فارن ایکسچینج باہر لے جانا چاہیں تو ان کو اجازت ہونی چاہیے لیکن پاکستانی فارن ایکسچینج پاکستان سے باہر نہ لے جائیں اس کے متعلق میں نے ترمیم دی ہوئی ہے یہ ترمیم اب پیش تو نہیں ہو سکتی لیکن اس کے متعلق وزیر خزانہ یہ احتیاط کریں کہ پاکستانی تاجر فارن ایکسچینج باہر نہ لیجا سکے کیونکہ سننے میں آ رہا ہے جب شروع میں یہ Economic Referms ہوئی تھیں تو اس وقت بہت سارا فارن ایکسچینج باہر سے آ گیا تھا لیکن اب سننے میں آ رہا ہے کہ بہت سارا فارن ایکسچینج پاکستان سے باہر چلا گیا ہے تو ان خدشات کو عوام کے خدشات کو دور کرنے کے لئے کوئی ایسی پابندی لگا دی جائے کہ کم از کم پاکستانی شہری ایکسچینج باہر نہ لے جا سکیں۔ وہ باہر سے لائیں تو لائیں ان کا یہ ملک ہے، انوسٹمنٹ کریں، سب کچھ کریں، لیکن باہر نہ لے جائیں۔ البتہ جہاں تک فارنر کا تعلق ہے، وہ اگر یہاں پر انوسٹمنٹ کرتے ہیں اور وہ فارن ایکسچینج اپنے ملک میں لے جانا چاہتے ہیں تو ان پر کوئی پابندی نہ ہو ان دونوں میں کوئی تفریق کی جائے۔ یعنی اس طرح ہو کہ فارنر کو اجازت ہو لیکن پاکستانیوں کو سرمایہ باہر لے جانے کی اجازت نہ ہو۔

جناب چیئرمین: جناب خواجہ صاحب۔

خواجہ محمد آصف: اگر پاکستانیوں کو فارن ایکسچینج آزادانہ ملک میں لانے اور لے جانے کی اجازت نہ دی گئی تو جو مقصد اس بل کے پیچھے کار فرما ہے وہ defeat ہو جائے گا اور جو نتائج اس سے متوقع ہیں وہ نہیں مل پائیں گے۔ شکریہ۔

جناب سرتاج عزیز: جناب خواجہ صاحب نے بات بیان کر دی ہے کیوں کہ جو فری فارن ایکسچینج liberalization کا مقصد ہے وہ یہ ہے کہ ایسے پاکستانی اگر مڈل ایسٹ میں رہتے ہیں اور ان کے پاس choice ہے کہ وہ لندن میں رکھیں یا نیو یارک میں رکھیں جینوا میں یا پاکستان میں رکھیں تو پاکستان میں وہ اس صورت میں رکھیں گے کہ ایک تو ان کا پیسہ محفوظ ہو دوسرا جب وہ لے جانا چاہیں تو لے جا سکیں اور تیسرا یہ کہ ان کو اس کا return صحیح ملے اگر آپ ان پہ پابندی لگا دیں کہ آپ لے تو آئیں گے لیکن واپس نہیں لے جا سکتے تو پھر کوئی یہاں پیسہ نہیں لائے گا۔ اگر لوگوں کو خیال ہو کہ ان کا پیسہ محفوظ ہے اور اس کا return صحیح مل رہا ہے اور اس کو کوئی خطرہ نہیں ہے بلکہ اس پروٹیکشن کا مطلب ہی یہ ہے کہ اگلی حکومت آکر ایسی پابندی نہیں لگا سکتی جس کا سینٹر صاحب ذکر کر رہے ہیں خدا کا فضل ہے کہ اب تک ہمارے ہاں زر مبادلہ کے ذخائر ایک ملین ڈالر تک آ چکے ہیں اور کل پرسوں تک جو ہمارے exchange reserves ہیں وہ پہلی دفعہ ۹۸۲ ملین ڈالر یعنی almost ایک ملین ڈالر کے قریب پہنچ چکے ہیں جو پچھلے سال پانچ ساڑھے پانچ سو تھے بہت اچھے اقدام ہیں۔ ہم ان کو protection اس لئے دے رہے ہیں کہ بلاوجہ اس پر پابندی نہ لگائی جائے۔ یہ rupee convertible نہیں ہے۔ پیسہ جو پاکستانی لے کر جائے گا وہ اپنے روپے Convert کر کے نہیں لے جائے گا FEBCs کے through لے جا سکتا ہے، جو لائے گا وہ لے جائے گا یعنی جو لا رہا ہے وہی واپس لے جائے گا۔ ہمارا foreign Exchange نہیں لے جا رہا آئندہ چل کر جب ہمارا بجٹ difict control ہو گا اور reserves بھی زیادہ ہو جائیں گے تو ہم اگر rupee کو convertible کریں جس طرح باقی ملکوں میں ہے تو پھر ہمارا روپیہ بھی جا سکتا ہے لیکن ابھی ہم اس سٹیج تک نہیں پہنچے۔ اب صرف وہی آزادی دے رہے ہیں جو اپنا پیسہ لائے جب چاہے لے جائے۔

Mr. Chairman : So the question is:

"That clause 3, 4 and 5 form part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clauses 3, 4 and 5 form part of the Bill.

The question is :

"That clauses 6, 7 and 8 form part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 6, 7 and 8 form part of the Bill.

The question is :

"that clause 9, 10 and 11 form part of the Bill".

(interruption)

Mr. Shahzad Gul : Secrecy of bonafide banking transaction, I submit that 'bonafide' may be deleted. What does it mean's Secrecy of bonafide banking tranaction shall be strictly observed by all banks and financial institutions by whatever owned controlled or managed. Clause 5 sub-clause (3) here is, that the Bill shall maintain complete secrecy in respect of transactions in the foreign currency accounts.

جناب چیئرمین: جی خواجہ صاحب۔

خواجہ محمد آصف: بینکنگ میں یہ bonafide ٹرانسیکشن ہیں خصوصاً ماڈرن بینکنگ میں، آج کل money laundering بہت ہو رہی ہے اس سلسلے میں یہ transaction bonafide establish کرنا ضروری ہو جاتے ہیں in case اس قسم کی کوئی رپورٹ ہو کہ یہ transaction bonafide نہیں تھی تو اس سلسلے میں تو کنٹرولنگ اتھارٹی کو حق ہونا چاہئے یا جو بھی washed of body ہو کہ وہ اس transactions detail کو پتہ کر سکیں میرا خیال ہے یہی وجہ ہے جس کی بناء پر یہ رکھی گئی ہے۔

<u>جناب سر تاج عزیز:</u> جی یہ وضاحت بالکل واضح اور صحیح ہے کیونکہ آج کل جو ہمیں احتیاط کرنی ہے کہ ہماری بینکنگ کی ساکھ قائم رہے تو اس لئے سیکریسی تو ٹھیک ہے لیکن اس حد تک نہیں ہے کہ کوئی جس طریقے سے Non bonafide transaction کے ذریعے اپنے پیسے conceive تو یہ اتھارٹی ہمارے پاس ہے کہ normal banking system میں لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہم یہاں پہ آئیں گے کہ ہمارے جو competitors ہیں وہ ہمارے اکاؤنٹ کا پتہ لگالیں گے لیکن اگر کوئی non bonafide transactions ہے تو ان کے بارے میں سیکریسی لاز کا دور کرنے کا اختیار ہے یہ standard practice ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

Mr. Chairman : Thank you. The question is :

"That clauses 9, 10 and 11 form part of the Bill".

(The motion was adopted.)

Mr. Chairman : Clauses 9, 10 and 11 form part of the Bill.

That question is :

"That the schedule forms part of the Bill".

(The motion was adopted.)

Mr. Chairman : Schedule forms part of the Bill.

That question is :

"That the preamble and clause 1 that is short title extent and commencement form part of the Bill".

(The motion was adopted.)

Please read next.

Mr. Sartaj Aziz : Sir I beg to move :

"That the Bill to provide for furtherance and protection of economic reforms, [the protection of economic reforms Bill 1992], be passed".

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

"That the Bill to provide for furtherance and protection of economic reforms, [the protection of economic reforms Bill 1992], be passed".

(The motion was adopted.)

جناب چیئرمین: Next.

جناب سرتاج عزیز: ایک بینکنگ کمیشن کا بل ہے اس میں بھی کچھ نہیں ہے وہ بھی لے لیں۔

جناب چیئرمین: کیوں جی شہزاد گل صاحب وہ کوئی متنازعہ ہے یا نہیں۔ کون سا ہے جی۔

جناب سرتاج عزیز: یہ آئیٹم ۱۳ بینکنگ سروسز کمیشن۔

جناب شہزاد گل: جناب ویسے میں نے اس میں تھوڑی سی گزارش کرنی ہے میری ترامیم تو ایک طرف لیکن مجھے اس کی یاداشت بھی نہیں ہے۔ اس میں ایک دو باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین: پہلے یہ move کر دیں ناں تو پھر آپ بات کر لیں۔ جی سرتاج عزیز صاحب Item-13.

THE PAKISTAN BANKING AND FINANCE SERVICES COMMISSION BILL, 1992

Mr. Sartaj Aziz : Sir I beg to move :

"That the Bill to provide for the Establishment of a Banking and Finance Services Commission, the Pakistan

Banking and Finance Services Commission Bill, 1992, as passed by the National Assembly be taken into consideration".

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

"That the Bill to provide for the Establishment of a Banking and Finance Services Commission, the Pakistan Banking and Finance Services Commission Bill, 1992, as passed by the National Assembly be taken into consideration".

(The motion was adopted.)

جی شہزاد گل صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب شہزاد گل: جناب یہ بینکنگ سروس کمیشن کی وساطت سے بینکوں میں سروسز مہیا کی جائیں گی اور کمیشن کے ممبران کی تعداد ایک چیئرمین اور چار ممبران ہیں۔اس میں میری گزارش یہ ہے کہ کمیشن کے ممبران کی معیاد مقرر نہیں ہے کہ وہ کتنے سال تک ہوں گے۔ دوسرا اس میں ایک exception یہ ہے کہ اس کو گریڈ۔ تین اور اس سے اوپر کا ملازمتوں کا اختیار ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ گورنمنٹ اپنے لئے بھی exception کرے گی تو پھر کمیشن کے تقرر کی کیا ضرورت رہ گئی اگر حکومت اُن سے بعض ملازمتیں اپنے لئے رکھ لیتی ہے تو پھر کمیشن کی ضرورت کیا رہ جاتی ہے لہٰذا یہ exception نہ ہو۔ تیسرا یہ کہ اس کمیشن کی سالانہ رپورٹ صدر کو پیش کی جائے گی میری گزارش یہ ہے کہ وہ رپورٹ صدر کے ساتھ ساتھ پارلیمنٹ کے سامنے بھی پیش کی جایا کرے جس طرح سے وہ آتی ہیں اگر ان تین باتوں کا خیال رکھا گیا تو پارلیمنٹ کے ممبران کو پتہ چلے گا کہ کمیشن کیا کر رہا ہے اور ان کی جانبداری اور غیر جانبداری، صحیح اور غلط کی چھان بین کی جا سکے گی اور اعتماد میں لیا جائے گا لہٰذا یہ ضروری ہے کہ صدر کے ساتھ ساتھ پارلیمنٹ کے ممبران کے سامنے بھی یہ رپورٹ رکھی جائے۔

جناب سرتاج عزیز: جیسا کہ معزز سینٹر کی بات سے ظاہر ہے کہ وہ اصولی طور پر اس موشن کو سپورٹ کرتے ہیں کیونکہ یہ بہت احسن قدم ہے کہ ہم بینکوں میں جو ریکروٹمنٹ ہے اس کو institutionalize کریں اور اس کو مقابلے کے امتحان کے ذریعے systematically لیں جس طرح گورنمنٹ میں ہے کہ گریڈ سترہ اور اوپر کی پوسٹیں فیڈرل سروس پبلک کمشن کے ذریعے لی جاتی ہے۔ اسی طرح ہم نے بینکوں کے لئے ایک بینکنگ سروسز کمیشن بنایا ہے جو ہر سال امتحان کر کے جو بیس فنانشل انسٹیٹیوشنز listed ہیں ان کے لئے ریکروٹمنٹ کرے۔ اس سلسلے میں میں جو انہوں نے پوائنٹ اٹھایا کہ ان کی terms وغیرہ ہیں وہ رول میکنگ پاور ایکٹ میں موجود ہیں اس کے تحت کرنا اس کو بہتر ہے بجائے اس کے ایکٹ میں ہر وقت امنڈمنٹ نہ کرنی پڑے۔ اس کے علاوہ جو اس کی رپورٹ ہے، فیڈرل پبلک سروس کمشن چونکو ایک کانسٹی ٹیوشنل ادارہ ہے اس کی رپورٹ یہاں آتی ہے۔ لیکن Even administrative point of view سے ہم رولز میں پرووائیڈ کر سکتے ہیں کہ اس کی جو رپورٹ ہے وہ اسمبلی کو بھی پیش کی جائے۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو بینک کی حالیہ پچھلے مہینے کی رپورٹ ہے، کیونکہ اس سلسلے میں وہ ایک امتحان کر چکے ہیں مئی میں اور اس میں گیارہ ہزار سات سو چون کینڈیڈیٹس نے امتحان دیا۔ اس میں چار سو پچپن آزاد کشمیر سے تھے، تین سو سولہ بلوچستان سے تھے، تین سو اکہتر ناردرن ایریا اور فاٹا سے تھے، اٹھارہ سو پینتالیس این ڈبلیو ایف پی سے اور دو ہزار سندھ رورل سے تھے۔ بلکہ سندھ اربن سے صرف نو سو بیانوے تھے تو مجموعی طور پر اس کا جغرافیکل سپرٹ بہت اچھا ہے۔ اس کے اگینسٹ ہمارے پاس اب تک ویکنسیز کوئی چار سو ہیں۔ لیکن امید ہے کہ آگے چل کر پانچ سو ہو جائیں گے۔ اس کی افادیت کا یہاں تک آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو بینک پرائیویٹ ہیں انہوں نے بھی درخواست کی ہے کہ ہمیں اس میں سے آپ بیس یا پچیس کینڈیڈیٹ دے دیں۔ کیونکہ ریکروٹمنٹ کا معیار اچھا ہوگا۔

اس کے بعد ہم نے جوان کی ٹریننگ کا بندوبست کیا ہے وہ بھی کافی اچھا ہو گا۔ جو بینک اس سے فائدہ اٹھائیں گے وہ ریکروٹمنٹ کا cost بیئر کریں گے یعنی اس کا خرچہ گورنمنٹ نہیں دے رہی۔ جتنے بینک اس سے مستفید ہو رہے ہیں وہ ریکروٹمنٹ کے پروپورشن سے اس کمیشن کا خرچہ برداشت کریں گے۔ اس میں جو تیسرا پوائنٹ انہوں نے اٹھایا کہ رپورٹ میں فیورٹزم وغیرہ نہ ہو، اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ انہوں نے اس امتحان کے لئے بھی رول نمبر کی کوڈ نمبرنگ کمپیوٹر کے ذریعے کی ہے تاکہ کوئی سفارش ہی نہ کر سکے یا میرے امیدوار کو پتہ لگ جائے کہ examinerوہ ہے، اس کو پتہ نہیں چلے گا کہ کس کا رول نمبر ہے۔ اسی طرح ہم نے انٹرویو کے نمبر بھی کم رکھے ہیں تاکہ discretionاس میں کم ہو اور اس طرح اگر اگلے پانچ سات سال میں ہر سال ڈھائی تین ہزار اچھے کوالٹی کے افسر بینکنگ سسٹم میں آگئے تو اس سے ہماری بینکنگ کا معیار بہت بہتر ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک امپرووومنٹ ہے جو Long over due تھی جس کو ہم نے اس ایکٹ کے ذریعے انٹروڈیوس کروایا ہے۔

Mr. Chairman : Thank you. It has been moved by Mr. Sartaj Aziz, the Minister for Finance and Economic Affairs:

> "That the Bill to provide for the Establishment of Banking in Finance Services Commission, the Pakistan Banking and Finance Services Commission Bill, 1992, as passed by the National Assembly, be taken into consideration".

(The motion was adopted.)

New clause by clause. The question is :

> "That clauses 2 to 6 form part of the Bill".

(The motion was adopted.)

Mr. Chairman : Clauses 2 to 6 form part of the Bill.

The question is :

"That clauses 7 to 12 form part of the Bill".

(The motion was adopted.)

Mr. Chairman : Clauses 7 to 12 form part of the Bill.

The question is :

"That clauses 13 to 14 form part of the Bill".

(The motion was adopted.)

Mr. Chairman : Clauses 13 to 14 form part of the Bill.

The question is :

"that schedule forms part of the Bill".

(The motion was adopted.)

Mr. Chairman : Schedule forms part of the Bill.

The question is :

"That the preamble and clause 1 that is short title and commencement form part of the Bill."

(The motion was adopted.)

Please read No. 14.

Mr. Sartaj Aziz : Sir I beg to move :

"That the Bill to provide for the establishment of Banking and Finance Services Commission, [the Pakistan Banking and Finance Services Commission Bill, 1992], be passed".

Mr. Chairman : Motion moved. The question is :

"That the Bill to provide for the establishment of Banking and Finance Services Commission, [the Pakistan Banking and Finance Services Commission Bill, 1992], be passed".

(The motion was adopted.)

Now I think we will adjourn and we will adjourn to meet again on Sunday at 5.00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Sunday at 5.00 p.m.]

PCPPI-527(96) Senate-24-3-2000-180.